"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

عطیہ منجانب

حضرت مرزا عبدالحق صاحب سرگودہ ربوہ

صوبائی امیر (پنجاب)

تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ

سالنامہ

صلح 1355 ہش — جنوری 1976ء

1
1976

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ

تحریکِ جدید

ربوہ

صلح ۱۳۵۵ھ ش

(جنوری ۱۹۷۶ء)

سالنامہ

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان ——— پانچ روپے

سالنامہ ——— ایک روپیہ پچاس پیسے

بیرونی ممالک (بحری ڈاک) ——— ایک پونڈ

" (ہوائی ڈاک) ——— دو پونڈ

ترتیب

• اداریہ		ص ۲
• کلام الامام علیہ السلام		ص ۵
• دعا سے متعلق اسلامی تعلیم		ص ۶
• مطالباتِ تحریکِ جدید		ص ۵
• حضور ایدہ اللہ کا حالیہ سفرِ یورپ		ص ۹
• مراجعت	(نظم)	ص ۲۵
• گراں بہا ہے یہ لمحہ لمحہ	"	ص ۲۶
• نعتِ شاہِ بطحا صلے اللہ علیہ وسلم	"	ص ۲۷
• ساقیا! جلسہ مبارک	"	ص ۲۸
• یہ پاکبازی نہیں تو کیا ہے	"	ص ۲۹
• عزمِ سفر	"	ص ۳۰
• ایک فیصلہ	"	ص ۳۱
• کاروانِ اسلام		ص ۳۳
• سویڈن کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد		ص ۴۳
• میرا طریقِ تبلیغ اور اس کے نتائج		ص ۴۹
• مقدس کفن کا راز		ص ۵۳

پبلشر:۔ عبداللطیف خان ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی

مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:۔ ہر ماہ کی دس تاریخ ٭ فون نمبر ۷۸۶

رجسٹرڈ نمبر ایل:۔ ۷۶۷۶

کتابت:۔ حمید الدین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ۱۲ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱

صلح ۱۳۵۵ھ ش

(جنوری ۱۹۷۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

شناسا چہرے

جب بھی تاریخ کے اوراق کھنگالے میں نے
جب بھی ماضی کی طرف لوٹ گئی میری نظر
وقت کی آہنی دیوار کے پیچھے اکثر
چند چہروں کو کچھ اِس طرح شناسا پایا
اپنے اِس دَور کی مظلوم حقیقت کی طرح
پردۂ کفر میں لپٹی ہوئی جنّت کی طرح
تمتماتے ہوئے چہروں پہ خراشوں کی کرن
خون آلود جبینوں پہ ستاروں کی پھبن
کہکشاؤں کا چلن
صد ہزار ایسی ہوائیں کہ جو چلنے بھی نہ دیں
قہر کی دُھوپ جُھلستی ہوئی حدّت کا سماں
دیکھنے کے لئے آنکھوں کو یہ کھلنے بھی نہ دیں
اتنے مجبور کہ مقہور غلاموں کی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناشنیدہ سے بھٹکتے ہوئے ناموں کی طرح
میرے اِس دَور کے لوگ اِن کو نہ پہچانیں گے
جاننا چاہیں تو ہرگز نہ انہیں جانیں گے
لیکن ایسی تو کوئی بات نہیں
یہ وہی لوگ ہیں جو اپنے مزاروں سے نکل آئے ہیں
جن مزاروں پہ امیر اور وزیر
سینکڑوں میل سفر کر کے پہنچ جاتے ہیں
اپنی حاجات کی زرکار ردائیں لے کر
ان مزاروں سے لپٹ جاتے ہیں
ہر زمانے میں کچھ ایسے ہی شناسا چہرے
لے کے آجاتے ہیں گذری ہوئی صدیوں کا جلال
اور آئندہ کی تصویرِ جمال ——————
نوعِ انساں کا شرف
چار سُو ان کے بکھر جاتا ہے
چہرۂ کون و مکاں دُھل کے نکھر جاتا ہے
ان کی ہر بات کرامات میں ڈھل جاتی ہے
اِن کی ہر سوچ پہ فطرت بھی مچل جاتی ہے
لوگ کہتے ہیں کہ تقدیر بدل جاتی ہے
آج بھی
چند چہروں پہ خراشیں سی نظر آتی ہیں
اور جبینوں پہ چمکتے ہیں لہو کے موتی
طَوق و زنجیر سے کچھ جسم مزیّن ہو کر
شیش محلوں کے دریچوں میں سجے ہیں ایسے
اپنی تاریخ کو دُہرا ہی دیا ہو جیسے
کل کو کیا ہوگا — ذرا غور کرو غور کرو

از ازیّد ۲

ہماری مناوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماننا نہ ماننا تو اپنے اختیار کی بات ہے۔ انسان چڑھے سورج کو کہہ دے کہ رات کی تاریکی کا عالم ہے تو اس کی زبان کو کون روک سکتا ہے اور اسے کون باور کرا سکتا ہے کہ رات جا چکی اور دن طلوع ہو چکا لیکن اِس بات سے تو کسی کو بھی انکار نہ ہونا چاہیئے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ دن چڑھ آیا اور روشنی ہو گئی انہیں اِس بات کا تو حق حاصل ہے کہ وہ دوسروں کو بتائیں کہ دن طلوع ہو چکا ہے۔ کسی اَور کا جی چاہے تو وہ بھی ڈھول پیٹتا پھرے کہ جسے آپ روشنی کہتے ہیں یہ تو گھُپ اندھیرا ہے۔ ہاں اسے بھی ڈھول پیٹنے کا حق ہے۔ غرض یہ ہے کہ اپنی بات کہنے کا اور دوسروں کو اپنی بات سُنانے کا حق تو ہر شخص کو ہونا چاہیئے۔

چودہ سو سال سے اُمّتِ مسلمہ یہ سُنتی اور سُناتی چلی آئی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں ضرور ضرور مسیح ابن مریم نازل ہو گا جو حکم و عدل بنکر تمہارے اختلافات کا فیصلہ کرے گا اور وہ صلیب کو توڑ کر رکھ دے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جنگ کو موقوف کر دے گا۔" مسیح ابنِ مریم کے متعلق لوگ جو چاہیں سمجھیں اس کے آنے سے تو انکار ممکن نہیں۔ پھر چودہ سو سالہ اِس بات کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دینے کی جرأت کیجے۔ لیکن یہ بھلا کیسے ہو گا اور اس سے کون مطمئن ہو گا۔ پس یہ ماننا ہی ہو گا کہ کسی کے آئے بغیر کام نہ بنے گا۔ آنیوالے نے ضرور آنا تھا۔ اس نے صلیب کو توڑنا تھا۔ خنزیر کو قتل کرنا تھا وغیرہ وغیرہ۔

جب کوئی شخص اس یقین پر قائم ہو جائے کہ آنیوالے نے ضرور آنا تھا تو اس کے لئے یہ سمجھنا کوئی مشکل بات نہیں کہ آج سے دو ہزار سال پہلے کا مسیح ابن مریمؑ تو زندہ نہیں اِس لئے اللہ تعالیٰ کسی اَور ہی کو مسیح ابن مریم بنائیگا چنانچہ جس شخص کو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے مسیح ابن مریم بنایا اس نے وہ تمام باتیں پوری کیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُوپر دئے گئے ارشاد میں بیان کی گئی ہیں۔ اس شخص کے ذریعہ صلیب ٹوٹی اور غلبۂ اسلام کی تحریزی ہوئی اور اب اُس کی جماعت دُنیا بھر میں اس کے کام کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے متعدد بار فرمایا ہے غلبۂ اسلام کی صدی کے آغاز میں اب صرف پندرہ سال باقی ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اس صدی کے استقبال کے لئے پوری پوری تیاری کریں۔ یہ آنیوالی صدی صحیح معنوں میں ہمیں ویسا ہی پائے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں دیکھنا چاہتے تھے کیونکہ اِس صدی کا تعلق غلبۂ اسلام سے ہے اور غلبۂ اسلام کا تعلق

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلامُ الامام علیہ السلام

توکّل علی اللہ

لوگوں کے بُغضوں سے اور کینوں سے کیا ہوتا ہے
جس کا کوئی بھی نہیں اُس کا خُدا ہوتا ہے
بے خدا کوئی بھی ساتھی نہیں تکلیف کے وقت
اپنا سایہ بھی اندھیرے میں جُدا ہوتا ہے

نصرتِ الٰہی

خُدا کے پاک لوگوں کو خُدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اِک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہَوا اور ہر خسِ راہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی اُن پہ اک طوفان لاتی ہے
غرض رُکتے نہیں ہرگز خُدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

دُعا سے متعلق اِسلامی تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا :-

وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ لا فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۔

(البقرہ آیت ۱۸۷)

ترجمہ :- اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں (تو انہیں کہہ دیں) مَیں بہت قریب ہوں (اس کی دلیل یہ ہے) کہ مَیں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَیِیٌّ كَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ اِلَیْهِ یَدَیْهِ اَنْ یَرُدَّهُمَا صِفْرًا۔ (بخاری)

ترجمہ :- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا پروردگار باحیاء سخی ہے وہ شرم کرتا ہے اپنے بندے سے کہ بندہ جب اس کی طرف اپنے ہاتھ بلند کرے وہ اُن ہاتھوں کو خالی لوٹا دے۔

خدا سے ہی مانگو :-

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک مرید کو جب وہ سخت مالی مشکلات میں مبتلا تھا تحریر فرمایا :-

بارگاہِ ایزدی سے تُو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکلکشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

(۲)

دعا ضرور قبول ہوتی ہے :-

"بولنے والا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے جس نے کہا اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ تم مجھے پکارو مَیں تم کو جواب دوں گا اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کوئی ہو جو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو وہ مجاہدہ کرے جو دعاؤں میں لگا رہے۔ آخر

اس کی دعاؤں کا جواب اُسے ضرور دیا جائے گا۔"
(کتاب البریّہ)

(۳)

دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے، اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔"
(لیکچر سیالکوٹ)

(۴)

قبولیتِ دعا کے لئے شرط:۔

"اپنے عمل میں کوئی انحراف دیکھو تو اسے دور کرو۔ تم ایسے ہو جاؤ کہ نہ مخلوق کا حق تم پر باقی رہے نہ خدا کا۔ یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی وہ ظالم ہے۔"
(براہین احمدیہ حصّہ پنجم)

(۵)

"تُو دعا کے لئے جب کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہو گی اور تُو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں۔۔۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق و وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق اور وفادار نہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔"
(کشتی نوحؑ)

(۶)

دعا نہ کرنے والا ہلاک ہو گا:۔

"جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک عالم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دُکھ دُور کرتا ہوں، مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں، بیکسوں کی امداد کرتا ہوں لیکن ایک شخص جو مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گذرتا ہے اور اس کی ندا کی پرواہ نہیں کرتا۔ نہ اپنی مشکل کا بیان کر کے طلبِ امداد کرتا ہے۔ تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہو گا۔"
(ایّام الصلح)

اداریہ

(بقیہ صفحہ ۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے ہے۔

ہم غلبۂ اسلام کی بات کرتے رہیں گے۔
ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کی منادی کرتے رہیں گے۔ لوگ جو چاہیں کہیں۔ لوگ جو چاہیں کریں ہم اپنا کام کرتے چلے جائیں گے۔
اے خدا تُو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما اور تُو ہماری حقیر کوششوں اور قربانیوں کو قبول فرما۔
آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمودہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالباتِ تحریکِ جدید

۱ - سادہ زندگی بسر کریں۔

۲ - امانت فنڈ تحریکِ جدید میں روپیہ جمع کرائیں۔

۳ - دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں۔

۴ - تبلیغ ممالکِ بیرون میں حصّہ لیں۔

۵ - سکیم خاص تبلیغی میں مالی لحاظ سے حصّہ لیں۔

۶ - تبلیغی سروے میں حصّہ لیں۔

۷ - وقف رخصت موسمی میں حصّہ لیں۔

۸ - وقف زندگی۔ نوجوان خدمتِ دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

۹ - رخصت کے ایّام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

۱۰ - صاحبِ پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں۔

۱۱ - کم از کم پچیس لاکھ کا ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کریں۔

۱۲ - پنشنر اصحاب اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں۔

۱۳ - طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکزِ سلسلہ میں بھیجیں۔

۱۴ - صاحبِ حیثیت لوگ اپنے بچّوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔

۱۵ - بیکار دُنیا میں نکل جائیں، خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغِ احمدیت بھی کرتے پھریں۔

۱۶ - اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۱۷ - جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔

۱۸ - مرکزِ سلسلہ میں مکان بنوائیں یہ دُنیا نہیں بلکہ دین ہے۔

۱۹ - مقاصدِ تحریکِ جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

۲۰ - تمدّنِ اسلامی کا قیام کریں۔

۲۱ - قومی دیانت کا قیام کریں۔

۲۲ - عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۲۳ - راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۲۴ - احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔

۲۵ - اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔

۲۶ - وقف جائداد و آمد میں حصّہ لیں۔

۲۷ - "حلف الفضول" کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت عدل و انصاف کو قائم کریں گے۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تشخیص اور علاج کی غرض سے

پانچ اگست ۱۹۷۵ء کو یورپ کے سفر پر ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ لاہور اور کراچی ہوتے ہوئے آپ ۶ اگست کو انگلستان پہنچے

اور

۲۹ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو واپس ربوہ تشریف لائے

یورپ میں قیام کے دوران

حضور کے خطباتِ جمعہ • خطبہ عید الفطر • گوٹن برگ کی مسجد کے سنگِ بنیاد کے موقع پر خطاب • انگلستان کے جلسہ سالانہ پر افتتاحی اور اختتامی خطاب • احباب سے بعض مواقع پر کی گئی گفتگو کا خلاصہ

قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے پر

ہم دلی مسرت محسوس کرتے ہیں

یورپ میں
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے
خطباتِ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۸ر اگست ۱۹۷۵ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت کو تلقین فرمائی کہ موجودہ حالات میں تین دعاؤں پر خاص طور پر زور دیں حضور نے اپنی صحت کی کیفیت بتاتے ہوئے اپنے لئے دعا کی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی کے ساتھ دین کی خدمت کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم فرمائے دوسری دعا جس کے لئے حضور نے تحریک فرمائی وہ پاکستان اور اہلِ پاکستان کے لئے ہے حضور نے فرمایا کہ تمام احمدی دوست اِس غرض کے لئے خاص دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو خوشحالی عطا کرے۔ ہمارے ملک پاکستان کو ہماری دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی روشنی میں بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ پاکستان کے لئے دعائیں کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ تیسرے حضور نے یہ فرمایا کہ بنی نوع انسان کے لئے بحیثیت مجموعی دعا کی ضرورت ہے۔ اسلام ساری دُنیا کے لئے ہے اور ہم نے اسلام کا پیغام ساری دُنیا کو دینا ہے پس ہمیں چاہیئے کہ ہم ساری دُنیا کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر فردِ بشر کو صحیح راستہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دُنیا میں توحیدِ خالص قائم ہو جائے کہ یہی حقیقی اور پائیدار امن کا ایک ذریعہ ہے۔ ہماری جماعتی پیدائش کی غرض بھی یہی ہے کہ دُنیا میں توحیدِ خالص کو قائم کریں اور بنی نوع انسان کے دلوں میں رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کریں۔ یہی بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی کا تقاضا ہے اور یہ غرض اور یہ تقاضا بغیر دعاؤں کے پُورے نہیں ہو سکتے۔ پس جماعت کا فرض ہے کہ بنی نوع انسان کی بہبود کے لئے دعائیں کریں (گھٹنوں میں تکلیف کے باعث خطبہ کے بعد حضور نے محراب میں کُرسی پر بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔ امامت کے فرائض مکرم امام صاحب مسجد فضل لندن نے ادا کئے)

۱۵ر اگست ۱۹۷۵ء کو مسجد فضل لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں سورۃ الزمر کی آیات ۳۴ تا ۳۸ پر خطبہ کی بنیاد رکھتے ہوئے فرمایا کہ اِن آیات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کی بعثت اور غلبۂ حق سے متعلق بعض نہایت اہم امور ذہن نشین کرائے گئے ہیں۔ پہلی بات جو بتائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے سچی تعلیم لائے اور جو ایسی تعلیم کی تصدیق کرے ایسے لوگ متقی ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ایسے لوگ جو کچھ چاہیں گے وہ سب کچھ انہیں ان کے رب کی طرف سے دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بُرے پہلوؤں کو ڈھانپ لے گا اور ان کے جو اعمال سب سے اچھے ہوں گے ان کے مطابق تمام اعمال کا بدلہ دے گا۔ تیسری بات یہ کہ ان لوگوں کو ہر دوسری طرف سے مُنہ موڑ کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرنا چاہیئے۔ چوتھی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے وجود جن سے ڈرایا جاتا ہے وہ محض بیکار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مقابلہ پر انہیں کوئی طاقت حاصل نہیں ہے۔ پانچویں بات یہ کہ جسے اللہ تعالیٰ گمراہ قرار دے اسے کوئی ہدایت یافتہ قرار نہیں دے سکتا۔ چھٹی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے اور بدلہ لینے پر قادر ہے اِس لئے وہ اپنے ہدایت یافتہ حقیقی بندوں کو اپنی تائید و نصرت کا مورد بنا کر ان کے ذریعہ حق کو غلبہ عطا فرماتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اِن آیات میں سچی تعلیم اور اس کے لانے والے کا جو ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس تعلیم کی تصدیق سے مراد صرف زبانی تصدیق نہیں بلکہ اس کے مطابق عمل کرنا بھی اس تصدیق میں شامل ہے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کے لئے مہدی نہ صرف قرآنی تعلیم کی دلائل و براہین سے تصدیق کرے گا بلکہ عمل اور اس کے نتیجہ میں اپنے رفیع الشان مقام کے ذریعہ بھی اس کی تصدیق کرے گا۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات بھی پڑھ کر سنائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخر میں حضور نے جماعت کو تلقین فرمائی کہ صرف زبان ہی سے نہیں بلکہ اپنے عمل سے بھی قرآنی تعلیم کی تصدیق کریں اور کہ غلبۂ اسلام کے لئے یہ بات اشد ضروری ہے ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ اپنے مقام کو پہچانے۔

۲۲۔ اگست ۱۹۷۵ء کو مسجد فضل لندن میں حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت کو یہ امر ذہن نشین کرایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے نتیجہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی بدعات سے منزّہ حقیقی اسلام پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور ہمارا یہ فرض قرار دیا ہے کہ ہم اس اصل اور حقیقی اسلام پر کماحقّہٗ عمل پیرا ہو کر اور اس طرح اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کر کے دُنیا کے سامنے اس کا ایک عملی نمونہ پیش کریں اور اسے ساری دُنیا میں غالب کریں۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے اور اس کے نتیجہ میں اس فریضۂ غلبۂ اسلام کے سپرد کئے جانے کی وجہ سے ایک احمدی کا

مقام بہت بلند ہے اور اس مقام کے حصول اور اسکے قیام و استحکام کے لئے مشکلات اور مصائب کا سامنا بھی درپیش ہے۔ اِن مشکلات اور مصائب کا حل دعا کے علاوہ اَور کچھ نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے نتیجہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا عرفان بخشا گیا ہے اور قرآن کریم کی عظمت ہمارے دلوں میں جاگزیں کر دی گئی ہے اب ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اسلام کا صحیح نمونہ اپنی اسلامی زندگیوں کے ذریعہ ساری دُنیا کے سامنے پیش کریں۔

حضور نے فرمایا کہ مَیں نے پہلے بھی اِس سلسلہ میں بعض خطبات دئے ہیں ان تمام خطبات کا اصل مقصد یہ ہے کہ جماعت کو دو باتیں ذہن نشین کرائی جائیں۔ ایک تو یہ کہ ہم نے اصل اور حقیقی اسلام ہی کو اختیار کرنا ہے اور اپنی زندگیوں میں اسی کا نمونہ پیش کرنا ہے دوسرے یہ کہ اگر ہم اس مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں لازم ہے کہ ہم قرآنِ مجید کی اس تفسیر سے آگاہی حاصل کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں بیان فرمائی ہے۔ کیونکہ اس تفسیر سے آگاہ ہوئے بغیر ہم بدعات سے منزّہ حقیقی اسلام حاصل نہیں کر سکتے۔ اِس سلسلہ میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف منیف 'براہینِ احمدیہ' میں سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر پڑھ کر سُنائی۔

---

۲۹ اگست ۱۹۷۵ء کو مسجد فضل لندن میں حضور نے ایک بات تو جماعت کے طلباء اور طالبات کے متعلق فرمائی اور دوسری بات صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں بیان فرمائی۔ طلباء اور طالبات کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ کسی قوم کی نوجوان نسل کا ذہن اس قوم کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا فضل ہوتا ہے۔ اگرچہ مادی طاقت کی بھی اہمیت ہے لیکن مادی طاقت کا حصول اور اس کا استحکام بھی حقیقی طور پر ذہن پر ہی منحصر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اِس تعلق میں ایک بات تو مَیں احمدی بچّوں سے کہنا چاہتا ہوں اور دوسری بات کا تعلق نظامِ جماعت سے منسلک ہونے کی وجہ سے جماعت کے ذمّہ دار عہدیداروں سے کہنا چاہتا ہوں۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس بچّہ کو ذہن عطا کرتا ہے اس ذہن کی پرورش اور اس کی نشوونما کا سب سے پہلا فرض تو اس بچّے پر ہی عائد ہوتا ہے اور اس کے بعد نظامِ جماعت پر بھی ذمّہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر بچّہ اپنی غفلت یا بدصحبت کی وجہ سے اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر لیتا ہے تو ذہن کے اچھے ہونے کے نتیجہ میں جو کچھ اسے مل سکتا تھا اس سے وہ محروم ہو جاتا ہے اور یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ پس ہر بچّہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذہنی استعداد کی پوری مستعدی کے ساتھ نشوونما کرتا رہے۔ اگر کوئی بچّہ ایسا نہیں کرتا تو وہ اپنے نفس کا بھی گنہگار ہے اور جماعت کا بھی مجرم ہے۔

حضور نے احمدی بچوں کے خاص طور پر ذہین ہونے کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان پر اس کا شکر ادا کیا۔ اِس سلسلہ میں حضور نے یہ بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا کہ اگرچہ امتحان میں اوّل آنا باعثِ عزت ہے لیکن یہی سب کچھ نہیں ہے۔ دراصل ہر جماعت میں چند لڑکے ذہن کی استعداد کے ایک خاص دائرے میں ہوتے ہیں ان سب کی مزید تربیت ضروری ہوتی ہے۔ حضور نے طلباء اور طالبات کو نصیحت فرمائی کہ وہ امتحانوں میں اچھے نمبر لے کر اپنے آپ کو دنیا کے علمی حلقہ میں ممتاز کریں۔

حضور نے فرمایا کہ جماعتی سطح پر اس امر کی کوشش کی جائے کہ کوئی بچہ جسے اللہ تعالیٰ نے ذہنی دولت عطا کی ہے اس کی نشوونما میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے۔ حضور نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اس بات کی طرف خاص توجہ دی جائے کہ کوئی بچہ اپنی غفلت سے یا جماعت کی غفلت سے اپنی ذہنی صلاحیتوں کو کھو نہ بیٹھے۔ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں حضور نے انگلستان کی جماعت کو توجہ دلائی کہ وعدوں کی ادائیگی میں سستی نہ ہو۔

---

۵ ستمبر ۱۹۷۵ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ آئندہ پندرہ سال خصوصی دعاؤں اور قربانیوں کے سال ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ سے روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے اور وہ اپنے اس فیصلہ کو نافذ کر کے رہے گا۔

حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے سلسلہ میں ذکر فرمایا کہ اگلی صدی کے آغاز میں اب صرف پندرہ سال باقی رہ گئے ہیں اور ان پندرہ سالوں میں بغیر اس بات کی پرواہ کئے کہ دنیا ہمیں یا ہمارے متعلق کیا کہتی ہے غلبۂ اسلام کے استقبال کی پوری پوری کوشش کرنی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک نے ایسے اعمال بجا لانے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور قرآنی الفاظ میں کہہ سکیں کہ انني من المسلمين۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے خطبہ کے آغاز میں یہ آیت تلاوت کی

ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ و عمل صالحاً وقال انني من المسلمين

اور خاص طور پر دو باتوں کی تشریح فرمائی۔ ایک تو یہ کہ دعوت الی اللہ کرنے والے کا قول کس شخص کے نزدیک دوسروں سے بہتر ہے اور دوسرے یہ کہ اس آیت میں احسن سے کیا مراد ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اوّل تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعوت الی اللہ کرنے والے کا قول دوسرے لوگوں سے بہتر ہے اور دوسرے اہلِ بصیرت کے نزدیک۔ حضور نے یہ بھی بیان فرمایا کہ قول کے معنی الفاظ بھی ہو سکتے ہیں اعتقاد بھی ہو سکتا ہے اور اس اعتقاد کے مطابق اعمال بھی ہو سکتے ہیں۔ اور جس کی یہ تینوں باتیں آپس میں موافقت رکھتی ہوں وہی صحیح معنوں میں یہ کہنے کا حقدار ہے کہ انني من المسلمين

حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں دعا الی اللہ کے یہ بھی معنی ہیں کہ خود سچا مسلمان بن کر دوسروں کو اس راہِ راست کی طرف لائے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچے اور اس کی خوشنودی حاصل کرے۔

اس کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کی بعض ایسی صفات کا ذکر فرمایا جن کا تعلق اس کی اپنی ذات سے

ہے اور اِس سلسلہ میں دعاؤں کے سُننے کی وضاحت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اپنے بندوں کی دعائیں سُنتا ہوں لیکن دعا کی قبولیت کے بارے میں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دعا اس کی تمام شرائط کے ساتھ کی جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی تمام حکمتوں کے ساتھ اسے قبول کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بعض دعاؤں کی قبولیت کے لئے ایک لمبا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ مومنوں کو ایسی دعائیں نسلاً بعد نسلٍ کرنی ہوتی ہیں۔ ایسی ہی ایک دعا دُنیا کے اُمّتِ واحدہ بننے کے سلسلہ میں ہے۔ تیرہ سو سال سے اُمّتِ مسلمہ یہ دعا کرتی چلی آرہی ہے اور اب مسیح موعود کا ظہور ہے جن کے واسطہ سے دُنیا نے اُمّتِ واحدہ بننا ہے ہم اِس لحاظ سے نہایت خوش قسمت ہیں کہ ہمیں مسیح موعود کو پہچاننے کی توفیق ملی اور اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھالیں کہ ہماری دعائیں قبول ہوں، بُرائیاں مٹتی چلی جائیں اور دُنیا ایک مرکز پر آتی چلی جائے۔ حضور نے غلبۂ اسلام کی صدی کا بھی ذکر فرمایا اور تلقین فرمائی کہ بغیر کسی اَور طرف دھیان دئے ہمیں اپنا کام کرتے چلے جانا چاہیئے۔

---

۱۹ ستمبر ۱۹۷۵ء کو مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ میں آیاتِ قرآنی

وَقَالُوا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ
اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ
تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ
وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ
عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(البقرہ : ۱۱۲، ۱۱۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ضمن میں فرمایا کہ بعض لوگ یا بعض فرقے یہ سمجھتے ہیں کہ جنّت کے دروازوں کی چابی ان کے پاس ہے اِسی لئے وہ کہتے ہیں کہ صرف وہی لوگ جنّت میں جائیں گے جو ان کے ساتھ ہیں یا ان کے فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دوسرے محض ان سے تعلق نہ رکھنے کے باعث جہنّم میں جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو اِس آیت میں فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے پاس اپنی اِس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو شخص خلوصِ نیّت کے ساتھ اپنا سارا وجود اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اس کے احکام پر پوری طرح عمل پیرا ہو اور اس سلسلہ میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے وہی جنّت کا مستحق ہو سکتا ہے۔ اِن آیات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کوئی شخص از خود یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ وہ جنّتی ہے۔ یہ فیصلہ تو خدا تعالیٰ نے کرنا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ ہی کہہ سکتا ہے کہ کس شخص نے اپنے سارے وجود کو اس کے حوالے کر دیا ہے اور اس کے احکام کی پوری طرح تعمیل کی ہے۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کے وہ حصّے پڑھ کر سُنائے جو اِس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ اعتقادی اور عملی طور پر

اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینے کا کیا مطلب ہے۔

حضور نے فرمایا کہ محض نام کے اعتبار سے مومن یا احمدی کہلانا کسی کے کام نہیں آسکتا۔ ہم میں سے ہر شخص کو یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم حقیقی معنوں میں اپنے سارے وجود کو اس کے سپرد کر دیں اور اس کے تمام احکامات کی خلوصِ دل کے ساتھ تعمیل کریں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی جنت کے مستحق ٹھہریں۔

۳ر اکتوبر ۱۹۷۵ء کو مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں اپنے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ گذشتہ پچاسی سال میں ہم سب نے اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کو لفظ بہ لفظ پورا ہوتے دیکھا اور ہر بشارت کے پورا ہونے پر ہمارے ایمانوں کو مضبوطی حاصل ہوئی ہے اسی لئے ہر احمدی کا دل یقین سے پُر ہے اور باقی تمام بشارتیں بھی یقیناً پوری ہوں گی۔ غلبۂ اسلام کی پیشگوئی اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں انبیاء کی دو اقسام کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ایک قسم وہ تھی جو شریعت لاتے تھے اور دوسری وہ قسم جو پہلے سے اتاری گئی شریعت ہی کی متابعت کرتے تھے اور اسی کے مطابق عمل کرنے کی تلقین کرتے تھے لیکن دونوں قسم کے انبیاء کی مخالفت ہوئی۔ موسیٰ علیہ السلام جو صاحبِ شریعت تھے ان کی بھی مخالفت ہوئی اور عیسیٰ علیہ السلام جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے پیروکار تھے ان کی بھی مخالفت ہوئی۔ اور سب سے زیادہ مخالفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوئی۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمتِ مسلمہ میں جو بزرگ ہوئے ان کی بھی مخالفت ہوئی۔ وہ لوگ جن کے لئے ہم آج تہِ دل سے دعائیں کرتے ہیں انہیں ان کے اپنے زمانے میں تکالیف سے دوچار ہونا پڑا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی، حضرت امام حنبل اور حضرت عثمان ڈان فوڈیو، ان تمام بزرگوں کو تکالیف دی گئیں اور دل کھول کر ان کی مخالفت کی گئی۔ اب اس زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی مخالفت ہو رہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ جب مہدیؑ کا ظہور ہو تو اسے میرا سلام کہنا اور اس کے ساتھ جا کے مل جانا کیونکہ اسی کے ذریعہ اسلام کو فتح نصیب ہوگی لیکن اسی مہدی کی مخالفت مشروع ہوگئی۔

حضور نے فرمایا کہ آئندہ پندرہ سال ہمارے لئے بہت سخت ہوں گے۔ بہت زیادہ مخالفت ہوگی اور بہت زیادہ تکالیف پہنچانے کی کوشش کی جائے گی لیکن بہرحال یہ پندرہ سال گذر جائیں گے اور غلبۂ اسلام کی صدی کا آغاز ہو جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس طرح پیشگوئیاں فرمائی تھیں ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطابق گذشتہ پچاسی سال میں جماعت کے ساتھ سلوک ہوتا رہا ہے۔ مخالفت بھی اسی طرح ہوتی رہی ہے اور جماعت کی ترقی کا انداز بھی وہی رہا ہے۔ جہاں تک حضورؑ کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا تعلق ہے حضور نے زارِ روس کے متعلق پیشگوئی کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس صفائی کے ساتھ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اسی طرح حضور علیہ السلام کی باقی تمام پیشگوئیاں بھی پوری ہونگی۔ ہمارے لئے تو شک کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا غلبۂ اسلام کے متعلق جو حضور کی پیشگوئیاں ہیں وہ بھی ضرور پوری ہوں گی۔ دُنیا کا کوئی منصوبہ، کوئی دُکھ، کوئی تکلیف ہمیں اس مقام سے نہیں ہٹا سکتی۔ ہم غلبۂ اسلام کے لئے کوشش کرتے رہیں گے اور غلبۂ اسلام اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقوع پذیر ہو کر رہیگا ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازتا رہے اور ہمیں نیک اعمال بجالانے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین۔

---

۱۰ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو مسجد فضل لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِن آیات کی تفسیر فرمائی:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝

(الحشر آیات ۱۹ تا ۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے فرمایا کہ تقویٰ اللہ کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اِس بات پر نظر رکھے کہ مستقبل کے لئے وہ کیا کر رہا ہے۔ بے شک ماضی سے بھی اس کا گہرا تعلق ہے لیکن جو چیز حقیقی طور پر اس سے تعلق رکھتی ہے اور اس پر اثر انداز ہوتی ہے وہ ہے حال کا زمانہ یا وہ زمانہ جو لمحہ بہ لمحہ مستقبل بنتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں بتایا ہے کہ انسان کو تقویٰ اللہ کے ایسے مقام پر کھڑا ہونا چاہیئے کہ اسے اطمینان حاصل ہو کہ اس کا مستقبل دُکھ کا نہیں بلکہ سُکھ کا موجب ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے اُخروی زندگی کا بھی ذکر فرمایا اور پھر فرمایا کہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اپنے مستقبل کو کس طرح سنوار سکتے ہیں۔ دوسری آیت میں اِس سوال کا جواب دیا گیا ہے اور وہ جواب یہ ہے کہ اپنے اللہ کو یاد رکھو۔ جو قومیں اور نسلیں اپنے اللہ کو یاد نہیں رکھتیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کو بھول جاتی ہیں یعنی اپنی اور اپنی نسلوں کی فلاح پر ان کی نظر نہیں رہتی۔

حضور نے یورپ میں بسنے والے احمدیوں کو

یاد دلایا کہ ان کا فرض ہے کہ وہ ہمیشہ اِس بات کا خیال رکھیں کہ انہوں نے اپنی اور اپنی نسلوں کی فلاح کو بھلا تو نہیں دیا۔ حضور نے فرمایا کہ انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جوا ہمیشہ اپنی گردنوں پر رکھیں کیونکہ اسی میں کامیابی کا راز مضمر ہے۔ یورپ کی تقلید کر کے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے حقیقی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

---

۱۷ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ میں انگلستان کی جماعت کو اس بات کی یاد دہانی فرمائی کہ گوٹن برگ میں جو مسجد شروع کی گئی ہے اس کے اخراجات کا اکثر و بیشتر حصہ انہوں نے برداشت کرنا ہے۔ اس غرض سے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں سے ستر اسّی ہزار پونڈ انہیں جلد ہی ادا کرنا ہوگا۔ ان کے وعدوں کے مطابق یہ رقم کچھ بہت زیادہ نہیں ہے اور بآسانی ادا ہو سکتی ہے کیونکہ وعدوں کی کُل رقم دس لاکھ پونڈ ہے۔

حضور نے مسجد گوٹن برگ پر خرچ کی جانے والی رقوم کی کچھ تفصیلات بیان فرمائیں اور یہ بھی بتایا کہ یہ رقوم کس طرح ادا کی جائیں گی۔

حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جب انسان اندھیرے میں ہوتا ہے اور مستقبل کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتا تو اللہ تعالیٰ ایسی بات سجھا دیتا ہے جو مستقبل میں پتہ چلتا ہے کہ وہ مستقبل کے حالات اور ضروریات کے مطابق تھی۔ اِس سلسلہ میں حضور نے بیان فرمایا کہ چند سال قبل حضور نے فرمایا تھا کہ مختلف ملکوں میں دو تین اعلیٰ درجے کے پریس لگوانا چاہئیں تاکہ مختلف زبانوں میں قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر طبع کیا جا سکے۔ اور ان پریسوں میں ایسا لٹریچر بھی شائع کیا جا سکے جو معترضین کے بے بنیاد اعتراضات کے جواب میں ہو۔ حضور نے فرمایا ہمارا اصل کام تو دینِ اسلام کی حقیقت کو دُنیا کے سامنے پیش کرنا ہے اور یہی کام ہم کرتے ہیں لیکن معترضین کے اعتراضات کے جواب دینا بھی نہایت ضروری ہے اِس لئے اس طرف بھی توجہ دینی پڑتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اِس وقت دُنیا دو حصّوں میں بٹ چکی ہے ایک حصّہ اپنا گذارہ جھوٹ پر چلا رہا ہے اور دوسرا سچ پر۔

یورپ میں تبلیغِ اسلام کی مہم کو مزید تیز کرنے کے سلسلہ میں بعض پروگرام ترتیب دئے گئے ہیں ان میں مساجد کی تعمیر ہے۔ مشنوں میں ٹیلیکس سسٹم کا قیام ہے ریڈیو کلبیں ہیں اور اسی طرح بعض دوسری باتیں ہیں۔ انگلستان کے مشن کو مضبوط کرنے کی طرف بھی حضور نے توجہ مبذول کروائی۔ حضور نے فرمایا یورپ میں اس مشن کی حیثیت مرکزی اہمیت حاصل کر گئی ہے اِس لئے اس کو بھی خاص طور پر مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور نے سویڈن میں نئے احمدیوں کی جماعت میں شمولیت کا ذکر فرما کر جماعت کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہر قدم پہ ہماری مدد فرما رہا ہے اور ہماری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوششوں کو اپنی برکتوں سے نواز رہا ہے۔

اختتامِ خطبہ پر حضور نے فرمایا کہ یہ دُنیا تو عارضی ہے ہمیں اخروی زندگی کے سنوارنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے کیونکہ وہی حقیقی اور پائیدار زندگی ہے۔

خطباتِ نکاح

۱۶ر اگست ۱۹۷۵ء کو مسجد فضل لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نکاح کے اعلان کے لئے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں مسنونہ خطبہ کے بعد فرمایا اِن آیات میں ایک یہ بات بیان کی گئی ہے کہ قولوا قولاً سدیداً یعنی وہ بات کہو جو پیچدار نہ ہو بلکہ صاف، سیدھی اور سچی بات کہو۔ اگر اپنے پیچ کی بات کی جائے تو ایک دوسرے پر اعتماد نہیں رہتا اور ایسی صورت میں باہم سچے اور حقیقی تعلق کا قیام ناممکن ہو جاتا ہے اِسی لئے اسلام نے ہر معاملہ میں اور خاص طور پر بیاہ شادی کے معاملہ میں قولِ سدید پر بہت زور دیا ہے حضور نے اسی سلسلہ میں فرمایا کہ اسلام نے اچھے اور خوشحال تعلقات کے لئے بہت سی ہدایات دی ہیں جن پر عمل کرنے سے معاشرہ نہایت پاکیزہ بن جاتا ہے حضور نے یہ بھی فرمایا کہ اصل بات تو دعا ہے۔ ہر بات اور ہر کام کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ مَیں بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اِس جوڑے کو نئی ذمہ داریاں نبھانے کی احسن طور پر توفیق عطا فرمائے۔

ایک اَور نکاح کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک نئی برادری کی بنیاد رکھی ہے بلکہ یُوں کہنا زیادہ درست ہوگا کہ ایک بین الاقوامی خاندان کی بنیاد رکھی ہے۔ اور اسی لئے مَیں کہتا ہوں کہ یہ صرف ایک جماعت ہی نہیں ہے بلکہ ایک بین الاقوامی خاندان ہے جب اللہ تعالیٰ کسی ایک فرد کے لئے خوشی کا موقع بہم پہنچاتا ہے تو وہ خوشی اس ایک فرد تک محدود نہیں رہتی بلکہ ساری کی ساری جماعت اس خوشی میں شریک ہوتی ہے۔

خطبہ عید الفطر

۷ر اکتوبر ۱۹۷۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں عید کی نماز ادا فرمائی خطبہ میں سب سے پہلے حضور نے انگلستان میں بسنے والے اور دُنیا کے مختلف حصّوں میں رہنے والے احمدیوں کو عید کا ہدیۂ تبریک پیش فرمایا پھر فرمایا کہ ہم پر یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ہم دُنیا کے کسی حصّے میں بھی ہوں وہ جگہ ہمارے اپنے گھر ہی کی طرح ہوتی ہے اور وہاں عید پڑھنے کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ گویا ہم اپنے گھر ہی میں عید پڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر علاقہ میں احمدیہ جماعت قائم کر کے ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے حقیقی عیدوں کا سامان فراہم کر دیا ہے عید کے سامان کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ بلاشبہ یہ وہی زمانہ ہے جس میں غلبۂ اسلام مقدر ہو چکا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں فرمایا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر روز ہی ہمارے لئے خوشی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ باوجود بے شمار مخالفتوں کے ہر دن جو طلوع ہوتا ہے اسلام کی مزید فتح کی خوشخبری لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس کامل و مکمل مذہب کو پہلے سے زیادہ مستحکم کر دیتا ہے حقیقت یہ ہے کہ شاہراہِ اسلام پر ایک ایسی حرکت وجود میں آچکی ہے جو اسلام کے قدم آگے ہی آگے لے جا رہی ہے اور یہ حرکت تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہے اور یہی بات ہے جو ہمارے لئے خوشیوں کے سامان مہیا کرتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گوٹن برگ میں مسجد کے سنگِ بنیاد رکھے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بھی ہماری خوشیوں کی ایک منزل تھی اور ہر ایسی منزل ہمیں ایک اور آگے کی منزل کی طرف لے جاتی ہے مسجد کے سنگِ بنیاد کی خوشی کے علاوہ وہاں ہمیں یہ خوشی بھی حاصل ہوئی کہ متعدد دوست جماعت میں داخل ہوئے۔ یہ سب یوگوسلاویہ کے رہنے والے ہیں حضور نے فرمایا وہاں سے واپسی پر پھر فون کے ذریعہ اطلاع ملی کہ مزید دوست جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت کو اسلام کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور اس خدمت اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجے میں اسلام کو غلبہ حاصل ہو رہا ہے۔ بس ہم خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خوش ہونے کا حکم دیا ہے۔ اسی کے تسلسل میں حضور نے فرمایا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے ہمیں منتخب فرمایا ہے اس لئے اس نے ہمیں دوسروں کو دکھ دینے کے لئے نہیں بلکہ سکھ دینے کے لئے پیدا کیا ہے۔ دوسروں کو مارنے کے لئے نہیں بلکہ زندہ کرنے کے لئے۔ ہمارے سپرد یہ کام ہوا ہے کہ ہم محبت سے پیار سے دنیا کے سارے انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتیں اور اس طرح انہیں ایک نئی زندگی سے ہمکنار کرنے کا وسیلہ بنیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے فرمایا کہ ہماری قربانی کا معیار یوں مقرر کیا جا سکتا ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی طرف دیکھیں کہ انہوں نے کیسی کیسی قربانیاں کی تھیں۔ ہم میں صحابہؓ والا اخلاص اور فدائیت ہونی چاہیئے اسی صورت میں ہم صحابہؓ کو ملنے والے انعامات کے مستحق ٹھہریں گے۔

جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے گیارھویں جلسہ کے موقع پر افتتاحی خطاب

حضور نے فرمایا کہ افتتاح تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہی سے ہو جاتا ہے لیکن افتتاح کے ساتھ ہم دعا بھی کرتے ہیں اور جو دعائیں ہمیں کرنی چاہئیں انکا پس منظر بھی جاننا ضروری ہے۔ ہماری دعاؤں کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے مطابق اس آخری زمانے میں مبعوث کیا گیا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے دنیا کو اسلام کی طرف دعوت دی تا اسلام دُنیا میں غلبہ حاصل کرے۔ جس وقت حضورؑ نے دعویٰ کیا تھا اُس وقت حضور کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ نہ دنیوی دولت حاصل تھی نہ دنیوی وجاہت۔ آپ نے اسلام کی تائید میں کتابیں لکھنی شروع کیں تو علماء مخالف ہو گئے۔ اس مخالفت کی شدت کے دوران اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَیں تیرے ساتھ ہوں اور مَیں تیری مدد کروں گا مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا مَیں زور آور حملوں کے ساتھ تیری سچائی کو دُنیا پر ظاہر کروں گا۔

اگرچہ علمی لحاظ سے دُنیا نے بہت ترقی کر لی ہے اور روز بروز ترقی کرتی چلی جا رہی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے ماننے والے دلائل کے ساتھ سب کا مُنہ بند کر دیں گے اور بالآخر خدائے واحد کے پرستار ساری دُنیا پر چھا جائیں گے۔ رُوس جس نے دہریت کو پھیلانے میں اس زمانے میں سب سے زیادہ کام کیا ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی کہ وہاں خدا کے پرستار اتنی کثرت سے ہو جائیں گے جیسے صحرا میں ریت کے ذرّے۔

خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے ماموروں کے ذریعہ اپنی قدرت کے جلوے ظاہر کرتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دشمن نے اسلام کو تلوار سے مٹانا چاہا تھا۔ خدا تعالیٰ نے تلوار ہی کے ذریعہ اسے شکست دے دی۔ آج اسلام کی رُوحانی تلوار کا زمانہ ہے۔ توکّل علی اللہ اور دلائل سے اسلام کو غالب کرنے کے لئے احمدیہ جماعت کا قیام عمل میں لایا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توکّل کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کا ثبوت اُونچا مقام ہے۔ اس کا حصول مشکل ہے لیکن احمدیہ جماعت کی ذمّہ داری ہے کہ اسے حاصل کرے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدیہ جماعت اپنی ذمّہ داریوں کو نبھاتی چلی جا رہی ہے۔ اور آج دُنیا کے ہر علاقے میں اس جماعت کے افراد موجود ہیں۔ وہ جو آغاز میں اکیلا تھا اب اکیلا نہیں رہا۔ گذشتہ پچاسی سال سے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس کے ساتھ ہے۔

یہ ہے وہ پس منظر جسے سامنے رکھ کر ہم نے دعائیں کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہماری دعاؤں کو قبول فرما کر دُنیا میں ایک انقلاب برپا کرتا چلا جا رہا ہے ہمیں دعا صرف اپنے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے کرنی ہے اور آئندہ نسلوں کے لئے بھی کرنی ہے کہ اپنے وقت پر اللہ تعالیٰ ان کی بھی نصرت فرماتا چلا جائے اور وہ بھی دین کی خدمت بھی کریں اور دین کے لئے بشاشت کے ساتھ قربانیاں بھی کریں۔ اللہ تعالےٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کو بھی پیار کے جلوے دکھائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انگلستان میں بسنے والوں کو اپنی آئندہ نسلوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ انہیں اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اس کے علاوہ ہمیں نوعِ انسان کے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے یعنی دُنیا کے سب لوگوں کے لئے ہمارا پیغام ساری دُنیا کے لئے ہے اور ہم نے ساری دُنیا کے دل جیتنے ہیں۔ ہمارا کام دعا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دلوں میں تبدیلی پیدا کرے گا اور اس طرح ہم انہیں جیت سکیں گے۔

غلبۂ اسلام کی صدی — جو احمدیت کی دوسری صدی ہوگی — کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اب پندرہ سال باقی ہیں اور ہم نے انہیں پندرہ سالوں میں اس صدی کے شایانِ شان استقبال کی تیاری کرنی ہے۔ حضور نے تمام افراد کو اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی تلقین فرمائی۔

اختتامی خطاب

اپنے اختتامی خطاب میں حضور نے انگلستان کی جماعت کی ایک بہت بڑی خوش نصیبی کا ذکر فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ ۱۹۷۰ء میں جب میں مغربی افریقہ کے دَورہ کے ایام میں گیمبیا پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں یہ بات ڈالی کہ افریقہ میں خدمتِ خلق کے لئے کم از کم ایک لاکھ پونڈ کی رقم خرچ کی جائے چنانچہ اس فنڈ کا اعلان میں نے مغربی افریقہ سے واپسی پر انگلستان میں کیا اور اس پر لبیک کہنے کی سعادت سب سے پہلے انگلستان ہی کی جماعت کو ملی۔ حضور نے فرمایا مجھے یہ فکر نہیں تھی کہ روپیہ کہاں سے آئے گا مجھے یہ فکر بھی نہیں تھی کہ استاد اور ڈاکٹر کہاں سے آئیں گے ہاں مجھے یہ فکر تھی کہ ہم جو کوششیں کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول بھی ہوں گی یا نہیں۔

حضور نے ان کوششوں کے مقبول ہونے کی وضاحت فرمائی اور بتایا کہ جو وعدہ ہم نے کیا تھا وہ پورا کر دیا گیا ہے اور مقررہ وقت سے بہت پہلے یہ کام ہو گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کام کے مقبول ہونے کے ایسے ایسے واضح نشانات ہیں کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے ایسی شفا رکھی کہ بعض مریض جو لوگوں کے خیال میں لاعلاج تھے وہ شفایاب ہو گئے۔ اور اب ہمارے ہسپتال ایسی اچھی شہرت رکھتے ہیں کہ مختلف علاقوں کے لوگ آگے بڑھ بڑھ کر اور اپنے پاس سے سامان دے کر یہ خواہش کر رہے ہیں کہ ان کے علاقوں میں ہسپتال کھولے جائیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارے نئے قائم ہونیوالے سکولوں کا بھی یہی حال ہے یہ سکول جلد ہی اپنا خرچ بھی برداشت کرنے لگتے ہیں اور لوگوں میں شہرت بھی اتنی حاصل کر لیتے ہیں کہ اچھے اچھے لوگ اپنے بچوں کو ہمارے سکولوں میں داخل کروانے پر اصرار کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سب کامیابی محض اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے فضل اور احسان کے نتیجہ میں ہے۔ اگر ہم یہ سمجھیں کہ ہم نے تھوڑی سی رقم خرچ کر کے یہ کامیابی حاصل کر لی ہے تو یہ محض بیوقوفی ہوگی۔ ہم نے جو کچھ دیا ہے وہ بھی خدا ہی کا تھا اور جو کچھ ہمیں اس کے نتیجہ میں ملا ہے وہ بھی خدا ہی کی طرف سے ملا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ۱۹۷۳ء میں یہاں آیا تھا تو مجھے بتایا گیا تھا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ خواہش تھی کہ احمدیہ جماعت کی سو سالہ جوبلی منائی جائے چنانچہ اسی سال جلسہ سالانہ کے موقع پر مَیں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ اس منصوبہ کی اشاعت پر حسد کی آگ بھڑکی لیکن یہ حسد بھی قبولیت کی ایک علامت ہوتا ہے۔ حضور نے صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں تیار کئے گئے پروگرام کی بعض تفصیلات سے جماعت کو آگاہ کیا اور جماعت کو یاد دلایا کہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں کبھی غفلت نہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی پیار اور محبت کی ایسی عادت ڈالیں جس میں اجر اور ثواب کا کوئی سوال نہ ہو محبت محض محبت کے لئے ہو اور ہر حالت میں اُسی پر توکل کرو۔

احباب سے گفتگو

۶۔ اگست ۱۹۷۵ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک دوست کی بیعت قبول فرمائی۔ یہ دوست مصر کے ایک میڈیکل کالج میں زیرِ تعلیم ہیں بیعت لینے کے بعد حضور نے جماعت احمدیہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ آج سے چودہ سو سال قبل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے زمانے کی جو علامات بیان فرمائی تھیں وہ رفتہ رفتہ نمایاں ہو کر منصۂ شہود پر آتی چلی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے عیسائیت کی عالمگیر ترقی کا ذکر فرمایا (اور مسیح موعود کے کاموں میں ایک نہایت اہم کام ہے بھی کسرِ صلیب ہی کا) مغربی اقوام نے سائنس کے میدان میں جو ترقی کی ہے اور اس ترقی کے نتیجہ میں ان کے ذہنوں میں مادیت اور دہریت کی جن تحریکوں نے جنم لیا ہے اور جس طرح فروغ حاصل کیا ہے۔ اشتراکی نظامِ معیشت کی ترویج اور اس کی وجہ سے رونما ہونے والے فساد اور بگاڑ جس کی لپیٹ میں ساری دُنیا آ گئی ہے۔ حضور نے فرمایا اس فساد اور بگاڑ کی فضا کو درست کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کام کر رہی ہے اور اس طرح غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر لا رہی ہے۔ اس موقع پر حضور نے احبابِ جماعت کو بھی اپنی ذمہ داریوں کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ اپنے نفس کی بھی اصلاح کرنی چاہیئے اور دوسروں کی اصلاح کی طرف سے بھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔ اصلاحِ نفس کے سلسلہ میں خاص طور پر انکسار کی عادت اور تعلق باللہ پر زور دیا

۲۰۔ اگست کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک ڈاکٹر صاحب کی موجودگی میں طریقِ علاج اور ادویہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر گفتگو فرمائی۔ حضور نے وٹامن سی اور وٹامن ای کی افادیت کے متعلق نئی تحقیقات کا نچوڑ پیش فرمایا اور بتایا کہ ان کے ذریعہ بعض نہایت خطرناک بیماریوں میں مکمل شفایابی ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ مختلف اشیاء میں مختلف خواص رکھے ہیں لیکن شفاء ان ادویہ یا ان خواص سے نہیں ملتی بلکہ یہ کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔ انسان شفایاب اُس وقت ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ اسے شفاء عطا کرتا ہے۔ اِس لئے طب کا علم خواہ کوئی بھی ہو محض ظنّی ہے نہ کہ حتمی اور یقینی۔ شفا کو حاصل کرنے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ دوا کے ساتھ دعا بھی کی جائے۔ انسان ڈاکٹر کے علم پر بھروسہ نہ کرے بلکہ خدا کے حکم کے ماتحت دوا کھائے تو دعا بھی کرے۔ اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ مَیں بعض دوستوں کو ہومیوپیتھی کی دوائیں دیتا ہوں لیکن دراصل دعا کام کرتی ہے۔ مَیں دوا دے کر دعا میں لگ جاتا ہوں اور جب اللہ چاہتا ہے فضل کر دیتا ہے اور شفا ہو جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی بات انہونی نہیں ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ جو بات انسانوں کے نزدیک ناممکن ہوتی ہے اسے بھی وہ کر دکھاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی قدرتوں کا خارق عادت اظہار صرف اُن کے لئے کرتا ہے جو صحیح معنوں میں اس پر توکّل کرتے ہیں۔ اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ توکّل سے بڑا مقام کوئی نہیں لیکن حقیقی معنوں میں توکّل کرنا بڑا مشکل کام ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۸۔ اگست کو ایک دوست نے کتّا پالنے کے متعلق دریافت فرمایا تو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز انسان کے لئے مسخّر کر دی ہے اور اس تسخیر میں کوئی تخصیص نہیں فرمائی نہ کسی چیز کی استثناء فرمائی ہے جس کا مطلب ہے کہ دُنیا کی ہر چیز انسان کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہے اگر کوئی شخص رکھوالی یا شکار وغیرہ کے لئے کُتّا پالتا ہے تو یہ بات ہرگز قابلِ اعتراض نہیں ہے لیکن اگر اسے صرف گود میں اُٹھانے کے لئے پالتا ہے تو یہ ایک لغو فعل ہے اور لغو فعل کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے کُتّے کو انسان کا خادم بنایا ہے اب اگر کوئی اسے اپنا مخدوم بنالے تو یہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے حضور نے فرمایا کُتّے میں وفاداری کا بہت زیادہ مادہ ہوتا ہے وہ اپنی جان بھی اپنے مالک پر قربان کر دیتا ہے لیکن اپنی وفاداری پر حرف نہیں آنے دیتا۔ انسان کو تو اس کی وفاداری سے سبق سیکھنا چاہیئے اور اپنے مالکِ حقیقی سے وفا کا تعلق استوار کرنا چاہیئے۔

۱۱۔ ستمبر کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دیانتداری کے بالعموم فقدان کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا جس قول کے ساتھ فعل نہ ہو وہ بے برکت ہوتا ہے لیکن بعض اوقات یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ عمل کا صحیح نتیجہ نہیں نکلتا۔ اِس کی اصل وجہ یہ ہے کہ عمل اپنی جگہ پر چنداں اہم نہیں ہوتا بلکہ اہمیت حُسنِ عمل

کو حاصل ہوتی ہے اِسی لئے اسلام نے حُسنِ عمل پر زور دیا ہے۔ اور حُسنِ عمل دو باتوں سے پیدا ہوتا ہے ایک دیانتداری سے اور دوسری کام کی لگن سے۔ جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں عمل کا نتیجہ درست نہیں نکلتا۔

حضور نے اس کی وضاحت میں فرمایا کہ کام تو رشوت خور ملازم بھی کر رہا ہوتا ہے اور وہ بھی جو نتیجہ سے بے دلی کا اظہار کرتا ہے لیکن ان دونوں کے کام بے برکت ہوتے ہیں اور اچھے نتیجہ سے محروم۔ یہ لوگ کام میں مصروف ہونے کے باوجود ملک و قوم کو نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا دیانتداری اور کام کی لگن دو نہایت خوبصورت اوصاف ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ اپنی برکت ڈالتا ہے۔

۱۷ ستمبر کو حضور نے شکار کے مختلف طریقوں کا ذکر فرمایا اور اس سلسلہ میں اسلام کی ابتداء میں کفار سے جنگ کا بھی ذکر آیا۔ ان جنگوں میں تیر اندازی کے کمالات کا بھی حضور نے ذکر فرمایا حضور نے فرمایا کہ امریکہ میں شکار کے لئے تیر کمان کا استعمال عام ہے بلکہ اب یہ رواج ترقی پذیر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے ایک جنگ میں اپنے تیر اندازوں سے کہا کہ وہ صرف آنکھ کا نشانہ لے کر دشمن پر تیر چلائیں اور یہ مہم بڑی کامیاب رہی۔ حضور نے فرمایا مسلمانوں کو از سرِ نو تیر اندازی میں دلچسپی لینی چاہیئے۔

۲۰ ستمبر کو حضور نے ایک دعوت کے موقع پر اسلام کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا محض مسلمان ہونا یا مسلمان کہلانا کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور نہ احمدی کہلانے میں کوئی خاص فضیلت ہے۔ جس چیز کو اصل اور بنیادی اہمیت حاصل ہے وہ ہے اعتقادی اور عملی ہر دو لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کا صحیح معنوں میں اطاعت گزار ہونا۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں ذکر فرماتا ہے کہ یہودی اور عیسائی دعویٰ کرتے ہیں کہ صرف وہی جنّت میں جائینگے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے اِس دعویٰ کی تردید فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ محض ان کی خوش فہمی ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ جو مسلمان ہوگا وہ جنّت میں جائے گا بلکہ فرمایا کہ جو اپنے آپ کو کُلّی طور پر خدا کے سپرد کر دے گا اور اس کے احکام کی پوری پوری اطاعت کرے گا وہ جنّت میں جائیگا۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان کو اپنے آپ کو پوری طرح اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دینا چاہیئے اور اس کے تمام احکام پر دل و جان سے عمل کرنا چاہیئے۔ یہ کہ ایسا کس نے کیا اور کس نے نہیں کیا اس کا فیصلہ تو اگلے جہان میں ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کے کامل وفادار بندے بنے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غزل

مراجعت[1]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو دیکھے دِل میں مرے جھانک کر کہیں بھی نہ تھا
بھرے جہان میں ایسا بشر کہیں بھی نہ تھا

وہ دُور تھا تو مَیں خود سے بھی بدگمان سا تھا
نوائے درد میں جذب و اثر کہیں بھی نہ تھا

تھیں فرشِ راہ بظاہر تو اَن گنت نظریں
مگر خلوصِ وفا مُعتبر کہیں بھی نہ تھا

پھرا کیا یُونہی گلیوں میں اجنبی کی طرح
کہ جیسے شہر میں اَب میرا گھر کہیں بھی نہ تھا

وہ جس کا سایہ دِلوں کو طمانیت بخشے
رہِ فراق میں ایسا شجر کہیں بھی نہ تھا

دِکھائے آبلہ پا کو مُراد کی منزِل
چراغ ایسا سرِ رہگذر کہیں بھی نہ تھا

کہا یہ دِل نے یقیناً اُسی کی خوشبو ہے
جو اُٹھ کے دیکھا وہ بیرونِ در کہیں بھی نہ تھا

وہ آگیا ہے تو چاروں طرف ہجوم سا ہے
اُداس شب میں کوئی ہمسفر کہیں بھی نہ تھا

مَیں آنے والے پہ قلب و نظر نثار کروں
وہ زندگی ہے مری کیوں نہ اُس سے پیار کروں

ثاقب زیروی

[1] سیدی و محبوبی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دیارِ افرنگ کے سفرِ صحت سے کامگار واپسی پر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گراں بہا ہے یہ لمحہ

علومِ نَو آئے جن کے بس میں مہ و نجوم ان کی دسترس میں
رہے جو مصروف پیش و پس میں اُلجھ گئے خاک و خار و خس میں

اگرچہ ہو خوانِ منّ و سلویٰ کہ ڈھیر پاکیزہ نعمتوں کا
مگر وہی گندگی کا سودا جو تھا سو ہے وہ سرِ مگس میں

کُھلیں تھیں ان پر بھی تازہ راہیں مِلیں انہیں بھی کُھلی فضائیں
فغاں کہ اقبال کے یہ شاہیں دبک گئے گوشۂ قفس میں

یہ قومِ افکارِ نَو سے لرزاں یہ قوم 'طرزِ کہن' پہ نازاں
سبک قدم چاند پر خراماں یہ محو ہیں 'نالۂ جرس' میں

جو لے کے آیا تھا قلبِ مضطر وہ ان کی نظروں میں شعبدہ گر
یہ لوگ آتے ضرور ہیں پر کبھی کبھی سینکڑوں برس میں

گراں بہا ہے یہ لمحہ لمحہ گھڑی گھڑی کا حساب ہوگا
بڑی حیات آفریں توانائی جل رہی ہے نفس نفس میں

عبدالمنان ناہید

نعت شاہِ بطحا صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لقائے یارِ ازل کی جسے تمنّا ہو
وہ پہلے شاملِ عشّاقِ شاہِ بطحاؐ ہو

نظیر جس کی کوئی ہو نہ حُسن و اِحساں میں
تو ایسی ذات پہ کیوں میرا دل نہ شیدا ہو

وجود جس کا ہو مقصودِ آسمان و زمیں
زبانِ خلق پہ اُس کا نہ کیوں وظیفہ ہو

خُدا نے چاہا کہ فیضِ نبیؐ رہے جاری
مسیحِ وقت بھی اُس کا ہی نام لیوا ہو

وہ دِل جو عشقِ محمدؐ ہی سے رہے مخمور
اُسے بھلا کبھی کیوں خوفِ نارِ کبریٰ ہو

ہزار شاہوں سے بہتر ہے اُس کے در کا غلام
وہ خواہ درجہ میں کوئی غلامِ ادنیٰ ہو

تری نجات تبھی ہو گی ممکن اَے شبّیر
بروزِ حشر جو تجھ پر نبیؐ کا سایا ہو

(چوہدری اسد اللہ خان صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساقیا اجلسہ مبارک

بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ساقیا! جلسہ مبارک، تیرے مے خانوں کی خیر ❊ تیرے شیشوں، تیرے ساغر، تیرے پیمانوں کی خیر
خیر ہو اے شمع تیری، تیرے پروانوں کی خیر ❊ خیر تیرے جاں نثاروں، سوختہ جانوں کی خیر
مسجدوں کی منبروں کی تیرے ایوانوں کی خیر ❊ خیر تیری جلوہ گاہوں کی، شبستانوں کی خیر
خیر تیرے مدرسوں کی اور دبستانوں کی خیر ❊ خیر تیرے علم و عرفاں کے خمستانوں کی خیر
تیری گلیوں، تیرے کوچوں، تیرے میدانوں کی خیر ❊ تیرے صحنوں، تیرے باغوں، تیرے بستانوں کی خیر
تیرے "منصوبوں" کی خیر اور تیرے ارمانوں کی خیر ❊ تیری تقریروں کی خیر اور تیرے اعلانوں کی خیر
خیر ہو اُن خوش نصیبوں کی جو پہنچے ہیں وہاں ❊ مخلصوں کی، دوستوں کی، تیرے مہمانوں کی خیر
خیر تیرے ہر مقرر کی، ہر اِک عالم کی خیر ❊ قاریوں کی، شاعروں کی، اور ثنا خوانوں کی خیر
خیر ہر اِک کارکن کی اور ہر خادم کی خیر ❊ افسروں کی، ناظروں کی، اور نگرانوں کی خیر
خیر سب انصار کی، خدام کی، اطفال کی ❊ تیرے فرزانوں کی خیر اور تیرے مستانوں کی خیر
خیر ہو آقا! لوائے احمدیت کی بھی خیر ❊ خیر اس کے پہرے داروں کی، نگہبانوں کی خیر
خیر ہو تیرے ہر اِک زائر کی ہر حاضر کی خیر ❊ واقفوں ناواقفوں، اپنوں کی، بیگانوں کی خیر
خیر اُن کی بھی جو مجبوراً وہاں حاضر نہیں ❊ میرے جیسے "دُور اُفتادوں" کی، دیوانوں کی خیر

الغرض سب خیر ہو سب خیر ہو سب خیر ہو
اے مرے ربّ خیر ہو سب خیر ہو سب خیر ہو

محمد شفیع اشرف
بانڈونگ (انڈونیشیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ پاکبازی نہیں تو کیا ہے

جفا کے بدلے وفا دکھانا یہ دِلنوازی نہیں تو کیا ہے
مَیں سُن کے دُشنام دوں دعائیں یہ پاکبازی نہیں تو کیا ہے

خدا اور اُس کے رسُول اکرمؐ کے سارے حکموں پہ چلنے والا
جو پنجگانہ پڑھے نمازیں وہ پھر نمازی نہیں تو کیا ہے

خدا کی خاطر ہو جنگ جس کی، خدا کے رستے میں مَر گیا جو
خدا کی نظروں میں حق پرستو! وہ شخص غازی نہیں تو کیا ہے

ہو جس کے دِل میں خیالِ کعبہ، مدینہ آنکھوں میں بس رہا ہو
نثارِ ارضِ حجاز ہو جو، وہ دِل حجازی نہیں تو کیا ہے

حقیقی آقا کا خوف دِل میں مجازی آقا پہ جان قرباں
کہو خدارا خدا کے بندو! کہ یہ ایازی نہیں تو کیا ہے

جو دِن گذارے خدا سے ڈرتے جو رات ذکرِ خدا میں کاٹے
وفا کے بندو! خدا کی خاطر یہ دِل گدازی نہیں تو کیا ہے

عقیدہ بعد از خدا محمدؐ کی ذات افضل ہے دو جہاں میں
خدا پرستی و خوش نصیبی و سرفرازی نہیں تو کیا ہے

نظام و ضبط و قیود و صبر و رضا پہ شکرِ خدائے قادر
اُٹھا کے دُکھ دو آرام و راحت، یہ دِلنوازی نہیں تو کیا ہے

جہاں کے جاہ و جلال و حشمت نہیں ہیں مومن کی راہ میں حائل
ہَوس پرستو! جو ہاری تم نے، وہی یہ بازی نہیں تو کیا ہے

یہ دَورِ الحاد و بُت پرستی، یہ رنگِ عرفان فیضؔ تیرا
کلامِ جامی نہیں تو کیا ہے پیامِ رازی نہیں تو کیا ہے

فیضؔ چنیوٹی

عزمِ سفر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قتل گہ سے تا درِ یار گزر ہو کہ نہ ہو ❊ اِک بڑا معرکہ درپیش ہے سر ہو کہ نہ ہو

دوستو! آؤ کہ اِک حشر بپا کر ڈالیں ❊ پھر کسی سے یہ زمیں زیر و زبر ہو کہ نہ ہو

ہم نہ کیوں آج ہی لے آئیں سوا نیزے پہ مہر ❊ کل نمودار قیامت کی سحر ہو کہ نہ ہو

ہم ہی دے جائیں یہاں گھڑ کے نئے شمس و قمر ❊ پھر زمانے میں کوئی اہلِ ہنر ہو کہ نہ ہو

آپ چلتا ہوں ترے ساتھ مَیں اے نامہ بر آج ❊ تیری تقریر کا کچھ اُس پہ اثر ہو کہ نہ ہو

اِس نئے شہر میں آپہنچائیں کر دو اعلان ❊ خود بخود سارے حسینوں کو خبر ہو کہ نہ ہو

کششِ مُلکِ عدم کھینچے لئے جاتی ہے ❊ ہم ہیں ہر وقت رواں عزمِ سفر ہو کہ نہ ہو

آج جی بھر کے مَیں پی لُوں سرِ میخانۂ ندیم! ❊ کل خدا جانے یہ ساقی کی نظر ہو کہ نہ ہو

دیکھ لے جھانک کے اِک بار تبسّم کو ذرا
کل ترے کُوچے میں یہ خاک بسر ہو کہ نہ ہو

عبدالرشید تبسّم ایم اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک فیصلہ

مَیں کہہ چکا ہوں
مَیں کہہ رہا ہوں
مَیں عمر بھر روز و شب کہوں گا
صدائے بے صوت کو شعورِ کلام دے کر
مَیں اپنے نطقِ سکوت پرور کو
آرزوؤں کا نام دے کر
حقیر ذرّوں سے لے کے ماہ و نجوم تک کو سلام دے کر
مَیں دِل کی باتیں جو کہہ چکا ہوں
مَیں دِل کی باتیں جو کہہ رہا ہوں
یہی ہیں باتیں جو مَیں کہوں گا
ستم جو سہنا پڑا سہوں گا

ہزار دن ہوں کہ ایک دن ہو
ہزار لمحہ — کہ ایک لمحہ
کشاکشِ مرگ و زیست ہو گی
وجود و عدم وجود کیا ہیں
نگاہ و دل کی حدود کیا ہیں
مَیں بے خبر ہوں تو خوب تر ہے
کہ آگہی جہلِ منتشر ہے
یہ بے بصر ہے

خرد جنوں سے اُلجھ نہ جائے
نگاہ سے دِل نہ مات کھائے

کوئی بتائے
کہ شاہراہوں پہ کیسے کوئی قدم بڑھائے
Digitized by Khilafat Library Rabwah
یہ شاہراہیں کہ جو ہواؤں کی اور بگولوں کی رازداں ہیں
زمیں نہیں ہیں یہ آسماں ہیں
یہ — اور مسافر پہ مہرباں ہوں؟
مسافتوں کی یہ پاسباں ہوں؟
یہ اِک بلا ہیں۔ یہ ابتلا ہیں
یہ کم نگاہی کا اِک صلہ ہیں
حیات کا موت سے گلہ ہیں

کوئی جو اُٹھے ضمیر لے کر
خودی کا دِل میں خمیر لے کر
افق کی روشن لکیر لے کر
وہ ان کا وقفِ عتاب ہوگا
ہر اِک قدم پر ہر ایک لمحہ
وہ محو یومِ حساب ہوگا

مگر مجھے کیا
ہزار قدغن لگائے کوئی
ہزار پہرے بٹھائے کوئی
ہزار کانٹے بچھائے کوئی
مرے جنوں نے یہی کہا ہے
دِل و نظر کا بھی فیصلہ ہے
جو کہہ چکا ہوں
جو کہہ رہا ہوں
وہی کہوں گا — وہی کہوں گا

نسیم سیفی

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دھومی

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد تحریر فرماتے ہیں کہ:-

جماعتِ احمدیہ دھومی جس کا باقاعدہ قیام چند سال قبل عمل میں آیا تھا بفضلہٖ تعالیٰ روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ گذشتہ سال وہاں پر PORTNOVO کے مقام پر جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر عمل میں آئی تھی جس کی وجہ سے جماعت کے وجود کا احساس تمام علاقہ میں ہوا اور لوگوں میں جماعت کے اغراض و مقاصد معلوم کرنے کی طرف توجہ مبذول ہوئی۔ اس غرض کے لئے نائیجیریا سے ایک لوکل مشنری کا تقرر وہاں پر کر دیا گیا تھا تاکہ ایسے متلاشیانِ صداقت کو جماعت سے روشناس کرنے کے علاوہ وہاں پر جماعت میں شامل ہونے والے احباب اور ان کی نئی پود کی شروع سے ہی تربیت ہو سکے۔ وہاں پر مشنری کی موجودگی سے مسجد کی آبادی اور جماعت کی ترقی کی صورت بھی پیدا ہوئی۔

خاکسار نے گذشتہ سال دھومی میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر جبکہ اہالیانِ علاقہ کی ایک بڑی تعداد مدعو تھی اِس امر کا اعلان کیا تھا کہ اب آئندہ انشاء اللہ اسی ماہ یعنی اگست میں جس میں کہ مسجد کا افتتاح ہوا ہے ہر سال جماعت کی سالانہ کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا کرے گا تاکہ کم از کم سال میں ایک مرتبہ ایسا موقع میسّر آجائے جس کی وجہ سے نائیجیریا اور دھومی کے احباب ایک دوسرے سے روشناس ہو سکیں اور پھر علمی تقاریر کے ذریعہ سے ازدیادِ علم و ایمان کر سکیں۔ اگرچہ اِس ملک میں مسلمان اکثریت میں ہیں لیکن تعلیم کے میدان میں بہت پسماندہ ہیں جس کی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت جہالت اور رسوم و رواج کی پابند ہے۔ ان کے اندر زندگی کی رُوح مفقود ہے۔ اِس لئے اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ اس علاقہ میں احمدیت (جو حقیقی اسلام کا ہی دوسرا نام ہے) کی روشنی کو پھیلایا جائے تاکہ غیر اسلامی رسوم و رواج کی تاریکی ختم ہو اور مسلمان زندہ اور اصلی اسلام سے واقف ہو سکیں۔ اِس غرض کے لئے سالانہ کانفرنس بہترین موقع ہے تاکہ ایک ہی وقت اسلام کے متعلق تقاریر سے وہ بہرہ ور ہو سکیں۔ چنانچہ الحمدللہ امسال ایسی کانفرنس کا انعقاد باوجود مشکلات کے عمل میں آیا اور خدا تعالیٰ نے اسے کامیابی سے نوازا اور اسکے عمدہ نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔

دھومی میں پہلی سالانہ کانفرنس جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے تاریخی حیثیت کی حامل تھی ۳۰ اور ۳۱ اکتوبر کو منعقد ہوئی۔ اس کی تاریخوں کا اعلان کافی عرصہ قبل کر دیا گیا تھا تاکہ نائیجیریا اور دُور کے علاقہ کے لوگ اس میں شامل ہونے کے لئے تیاری کر سکیں کیونکہ ایک الگ ملک ہونے کی وجہ سے زائرین کے لئے پاسپورٹ کی ضرورت ہے۔ لوکل جماعت نے کانفرنس کا پروگرام اور دعوتی کارڈ چھپوا کر تقسیم کئے اور لوگوں کو مدعو کیا۔ اسی طرح مسجد کے سامنے میدان میں ایک پنڈال جلسہ کے لئے تیار کیا جسے جھنڈیوں سے مزین کیا گیا تھا۔ اس موقع کے لحاظ سے جماعت نے دو ٹریکٹ فرنچ زبان میں تیار کر کے چھپوائے تھے تاکہ آنے والے لوگوں میں تبلیغ کی غرض سے تقسیم کئے جائیں۔ غرض اس مختصر مگر فعّال جماعت نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ فجزاھم اللہ خیرًا۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس ۳۰ اگست کو بعد سہ پہر تھا لیکن صبح سے گروپ در گروپ لوگ نائیجیریا اور دوسری جگہوں سے جائے کانفرنس پر پہنچنا شروع ہو گئے۔ جونہی کوئی گروپ وہاں پہنچتا تو وہ بلند آواز سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے اور تسبیح و تحمید کا ورد کرتے یہ منظر اہالیانِ دھومی کے لئے نیا اور پُرکشش تھا ظہر کی نماز سے قبل مہمانوں کی ایک بڑی تعداد وہاں پہنچ گئی۔ نائیجیریا سے باوجود پاسپورٹ وغیرہ کی پابندیوں کے تقریباً یکصد افراد وہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور وہ سب اس امر پر شاداں و فرحاں تھے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ایک نئے ملک میں احمدیوں سے روشناس ہونیکی توفیق دی ہے اور یہ کہ جماعت کا قیام ایک نئے ملک میں ہو رہا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا عملی ظہور وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔

کانفرنس کا آغاز پانچ بجے شام تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے اپنے افتتاحی خطاب سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے خاص اس کانفرنس کے لئے بذریعہ تار بھجوایا تھا۔ پیغام کا ترجمہ یہ ہے:-

"میرا پیغام آپ کی سالانہ کانفرنس کے لئے یہ ہے کہ آپ ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے زندگی بسر کریں اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کو ڈھالیں۔ اپنے ماحول میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو محبت اور پُرامن ذرائع سے پہنچائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی برکات سے نوازے اور آپ کی مساعی کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار فرمائے۔

خلیفۃ المسیح"

اس کے بعد خاکسار نے اپنے افتتاحی خطاب میں اس لحاظ سے کہ یہ اس ملک میں پہلی کانفرنس تھی جماعت کے قیام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی

اور بتایا کہ جماعتِ احمدیہ پُرامن ذرائع سے ایک رُوحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔ اس کے بعد افتتاحی دعا ہوئی جس میں اسلام و احمدیت کے غلبہ اور دھومی کی نوزائیدہ جماعت کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحتیابی کے لئے دعا کی گئی اور اس طرح دعاؤں کے ساتھ اس جلسہ کا آغاز ہوا اور اس کے بعد تین اجلاسوں میں جلسہ کی کارروائی نہایت عمدہ طور پر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

دعا کے بعد پہلے اجلاس میں مکرم ظفر اللہ الیاس صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکمل اُسوۂ حسنہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ دھومی کے مکرم زکریا داؤد صاحب نے فرنچ زبان میں "احمدیت ایک روحانی جماعت ہے" کے عنوان پر تقریر کی اور آخر میں مکرم الفا الودا صاحب نے "نماز کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسرا اجلاس جو مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد رات کو ہوا اس میں تین تقاریر یوروبا اور فرنچ زبانوں میں ہوئیں اور اس کے بعد سلائیڈز اور فلم کے دکھانے کا پروگرام تھا چنانچہ مکرم شکیل احمد صاحب منیر جو اپنی اہلیہ کے ساتھ اس کانفرنس میں شریک ہوئے تھے نے اس کا انتظام کیا اور انہوں نے بیرونی ممالک، ربوہ اور نائیجیریا میں جماعت کی مساعی کے متعلق فلم پیش کی جو حاضرین کی انتہائی دلچسپی کا باعث ہوئی۔

۳۱۔ اگست بروز اتوار تیسرا اجلاس صبح نو بجے شروع ہوا اور ظہر کی نماز تک جاری رہا۔ اس میں نائیجیریا سے شامل ہونے والوں میں سے مکرم الفا سلمان صاحب اور مکرم میجر گبوا صاحب کے خطابات کے علاوہ متعدد لوکل نمائندگان اور مہمانوں نے بھی خطاب کیا چنانچہ پونے دو کے قریب ایک جگہ گنیف سے سات افراد پر مشتمل گروپ اپنے امام کی قیادت میں آیا تھا اس امام نے حاضرین سے اپنے خطاب میں بتایا کہ کس طرح وہ احمدیت سے متعارف ہوئے ہیں۔ اس نے اپنے علاقہ کی خستہ حالی اور روحانی زبوں حالی کا ذکر کیا اور جماعت کو وہاں پر صحیح اسلام کی روشنی پھیلانے کے لئے مزید مساعی کی دعوت دی۔ اسی طرح ایک اور مقام سے ایک امام کانفرنس میں شامل ہوئے تھے انہوں نے بعض سوالات پیش کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ ظہور امام مہدی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر متعدد سوالات کے جوابات دئے گئے جو ان کی تسلی کا باعث ہوئے۔

آخر میں مکرم الحاج رازی صاحب جو یہاں کی جماعت کے پریذیڈنٹ ہیں نے اپنے اختتامی خطاب میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جس نے ان کی اس کانفرنس کو کامیاب کیا۔ انہوں نے تمام حاضرین کے عمومی شکریہ کے علاوہ جماعتِ نائیجیریا کا خصوصی شکریہ ادا کیا جو ان کی ہر ممکن مدد کر رہی ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے آخر میں دعا سے قبل دورانِ سال جماعت کا مختصر پروگرام بیان کیا جس میں مسجد کے ساتھ مشنری کے مکان کی تعمیر کی ضرورت کو بھی بیان کیا چنانچہ اس تحریک پر تقریباً ۳۲ ہزار فرانک موقع پر ہی جمع ہو گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا پر یہ بابرکت کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

انڈونیشیا

مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف تحریر فرماتے ہیں کہ:-

اکتوبر ۱۹۷۵ء میں جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کے قیام کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچاس سال پورے ہو گئے ہیں۔ اِس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمارے بہت سے مبلغینِ کرام اور دوسرے مخلص احباب کو اس سرزمین میں گوناگوں مشکلات اور دقتوں کے باوجود اشاعتِ اسلام اور خدمتِ انسانیت کی نمایاں توفیق عطا فرمائی ہے اور انہی بزرگوں کی انہی مقربانیوں اور دعاؤں کے نتیجہ ہے کہ اب جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی ۶۵ سے زائد منظم و مربوط اور مخلص و مستعد شاخیں دُور و نزدیک علاقوں اور جزیروں میں مقامی قانون کے مطابق باقاعدہ رجسٹرڈ ہیں اور ہزاروں ہزار مخلصین حضرت مہدی موعودؑ کے قائم کردہ اِس روحانی نظام کے زیرِ سایہ خدمتِ اسلام کے لئے مال، جان، وقت اور جذبات کی قربانیوں کی توفیق پاتے ہیں۔ الحمد للہ۔ اللّٰھم زد فزد۔

یُوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر وقت کا ہر لمحہ جماعت کے لئے کسی نہ کسی پہلو سے ترقی اور پیش قدمی کا نقیب بن کر ہی آتا ہے اور ہر روز کسی نہ کسی الٰہی نشان کو ہمارے دل محسوس کرتے اور ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں تاہم حال ہی میں یہاں کے دوستوں نے جس شاندار رنگ میں مالی قربانی اور اخلاص کا ثبوت دیا ہے وہ یقیناً بہت ہی غیر معمولی اور بہت ہی قابلِ ذکر ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے۔

اِس سال ماہِ مئی کے اواخر میں جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی مجلسِ شوریٰ اور لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے سالانہ اجتماعات جاکرتا میں منعقد ہوئے تھے۔ یوں تو پہلے ہی جمعہ اور عیدین وغیرہ کے اجتماعات کے لئے بھی جاکرتا کی مسجد اور مشن ہاؤس ناکافی ثابت ہوا کرتے ہیں لیکن ان اجتماعات کی وجہ سے تو اِس دفعہ بہت ہی تنگی اور دقت محسوس کی گئی۔ تنگی کا یہ احساس ہی اِس قدر مبارک ثابت ہوا کہ باوجودیکہ پہلے سے کوئی ٹھوس منصوبہ ذہن میں نہیں تھا مکرم مولانا امام الدین صاحب رئیس التبلیغ نے جماعت کے احباب کو خصوصیت سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "وَسِّعْ مَكَانَكَ" کی طرف توجہ دلائی اور جماعت کی موجودہ اور آئندہ بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے پیشِ نظر فوری طور پر ایک وسیع تر مسجد اور مشن ہاؤس، سکول اور ہسپتال اور اسی نوع کی بعض دوسری تعمیرات کے لئے تحریک کی۔

ہر چند کہ یہ تحریک بالکل فوری نوعیت کی تھی اور اس کا اظہار بھی مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے سب سے پہلے لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں ہی تقریر کرتے ہوئے کیا تھا لیکن اسی وقت موجود بہنوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلص خواتین نے اپنے قیمتی زیورات اور نقد اور وعدوں کی شکل میں ایک کثیر رقم مکرم رئیس التبلیغ صاحب کی خدمت میں پیش کر دی اور اس کے بعد ہی جماعت کے مردوں کو بھی اس تحریک کا علم ہوا اور انہیں بھی توجہ ہوئی۔ چنانچہ بالآخر ماہِ اگست میں اس غرض کے لئے باقاعدہ ایک سب کمیٹی کا قیام عمل میں آیا جس نے مکرم رئیس التبلیغ صاحب کی زیرِ ہدایت وسیع غور و فکر کے بعد اس عظیم منصوبے کا ڈھانچہ تیار کیا اور جملہ اخراجات اور ضروریات کا اندازہ کر کے رقم جمع کرنے زمین خریدنے اور دوسرے مراحل کے طے کرنے کا پروگرام وضع کیا۔ چنانچہ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اگست، ستمبر اور اکتوبر محض تین مہینوں میں باوجودیکہ یہ تحریک ایک لحاظ سے فی الحال محدود نوعیت کی ہے اور عام دوستوں سے ابھی اس میں شریک ہونے کے لئے خاص طور پر نہیں کہا گیا۔ یہاں کے چند سو مخلصین نے ۱۲۰ ملین انڈونیشی روپیہ جو پاکستانی کرنسی کے مطابق قریباً تیس لاکھ روپیہ بنتا ہے جمع کر کے سب کمیٹی کے حوالے کر دیا ہے۔ ایک مخلص دوست نے تو اپنا نیا تعمیر شدہ مکان اِس مد میں دے دیا اسی طرح بعض نے اپنی نئی موٹر کاریں بعض نے اپنے ٹیلیویژن بعض نے ریڈیو۔ اِسی طرح مستورات نے اپنے قیمتی طلائی زیورات اور سلائی کی مشینیں تک اِس مد میں بطور چندہ دے دی ہیں۔ اور پھر جن دوستوں نے بڑی بڑی خطیر رقمیں نقد ادا کی ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں۔

سب کمیٹی کی تجویز کے مطابق آئندہ سہ سالہ پلان کے لئے قریباً سوا کروڑ روپیہ پاکستانی خرچ آئے گا جس میں سے ایک چوتھائی رقم اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین ماہ کے اندر ہی چند مخلص احباب اور خواتین کی طرف سے پہلی قسط کے طور پر جمع کر دی گئی ہے اور یہ احباب بھی وہ ہیں جن کا زیادہ تر تعلق جاکرتا۔ بانڈونگ بوگر اور مانسلور وغیرہ چار پانچ جماعتوں سے ہی ہے۔ گویا بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن تک یہ تحریک باقاعدہ طور پر ابھی نہیں پہنچائی گئی چنانچہ اس کے لئے مکرم رئیس التبلیغ صاحب اور سب کمیٹی کے بعض اراکین ایسی جماعتوں کے دَورہ کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ باوجودیکہ بظاہر نظر یہ تحریک خاصی مشکل اور گراں محسوس ہوتی تھی لیکن جوں جوں کام شروع ہوا اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکت سے اسے نوازا اور کئی قسم کی سہولتیں اور آسانیاں تائیدِ غیبی کے طور پر سامنے آتی گئیں، چنانچہ احباب کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ اب جاکرتا کے نواح میں جہاں پہلے سے ہماری چار بڑی بڑی جماعتیں قائم ہیں دس ہیکٹر (ایک مربع) کا ایک وسیع اور موزوں قطعہ زمین گذشتہ ماہ مذکورہ اغراض کے لئے خرید لیا گیا ہے۔ گویا ایک بڑا مشکل مرحلہ حسن و خوبی سے طے ہو گیا ہے اور یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی فضل ہے۔

مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ احبابِ جماعت مزید قربانیوں کے لئے خوشی اور انشراح محسوس کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض کے نزدیک اس قلیل عرصہ میں اتنی بڑی

رقم کا جمع ہو جانا اور پھر زمین کا خرید لیا جانا ہی ایک غیر معمولی تائیدِ ربانی ہے جس سے وہ اپنے ایمان و ایقان میں ازدیاد اور اضافہ محسوس کرتے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہاں کے مخلصین کی اِس قربانی کو قبول فرمائے، مزید کی توفیق عطا کرے اور جماعت کے لئے انفرادی اور اجتماعی برکتوں کے دروازے وا کر کے اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے اور ہر آن نیکی اور تقویٰ اور اخلاص کے ساتھ خدمتِ اسلام کی توفیق دیتا چلا جائے۔ نیز مذکورہ منصوبہ جلد تر تکمیل پذیر ہو جائے اور ہر لحاظ سے یہاں کی جماعت کے لئے مفید اور بابرکت ثابت ہو۔ آمین

تنزانیہ

مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق تحریر فرماتے ہیں کہ:- اگست ۱۹۷۵ء کے اواخر میں جماعتہائے احمدیہ تنزانیہ کے جلسہ سالانہ بمقام ٹبورا کے بعد خاکسار موانزہ ریجن کے دورہ پر گیا۔ وہاں ایک مقام LUGURU میں ہماری جماعت قائم ہے۔ مسجد قریباً بن چکی ہے صرف کھڑکیاں باقی ہیں۔ اس مسجد میں بفضلہٖ کامیاب جلسہ ہوا بعدہٗ ایک حوب احمدی دوست قاسم ثانی صاحب کے ہاں رات گیارہ بجے تک محفلِ سوالات و جوابات منعقد رہی جس میں بیس افراد بڑی دلچسپی سے استفسارات کرتے رہے۔ اس محفل کو یاد کر کے اب بھی ایک لطف سا محسوس ہوتا ہے۔ اسی محفل میں دو عیسائی حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار

کے ساتھ ہمارے اس ریجن کے افریقین مبلغ شیخ یوسف کامباؤ لایا صاحب بھی تھے۔

موانزہ ریجن کے سہ روزہ دورہ کے بعد جب خاکسار ۲۹ اگست کو ٹبورا ریجن کے دورہ کے لئے روانہ ہوا تو حسنِ اتفاق سے خاکسار اور ایک کینیتھلک پادری ٹرین کے ایک ہی ڈبہ میں جمع ہو گئے۔ یہ پادری صاحب سری لنکا کے باشندے ہیں اور ایک ہی ماہ قبل اپنے وطن سے پہلی بار تنزانیہ میں وارد ہوئے تھے۔ شام پانچ بجے سے رات کے گیارہ بجے تک ان سے دلچسپ گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ دیگر مسافر بھی انہماک سے سنتے رہے۔ ایک موقع پر اچانک ایک افریقن نوجوان نے پادری صاحب پر سوال کر دیا:-

نوجوان:- پادری صاحب آپ کہتے ہیں کہ خدا محبت ہے۔ اگر فی الواقعہ ایسے ہی ہے تو وہ بعض کو جنم سے ہی کیوں اندھا یا لنگڑا وغیرہ پیدا کرتا ہے؟

پادری صاحب:- اِس میں خدا کا کوئی قصور نہیں بلکہ ماں باپ صحت کے اصولوں کو مدِّ نظر نہیں رکھتے جس کے نتیجہ میں معذور بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔

اِس موقع پر خاکسار نے نوجوان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ یسوع مسیح سے بالکل یہی سوال پوچھا جا چکا ہے اور مسیح اِس سوال کا جواب خود دے چکے ہیں مگر یسوع کا جواب پادری صاحب کے جواب سے مختلف تھا۔ یسوع نے کہا تھا:-

"نہ تو اس نے گناہ کیا اور نہ اسکے
ماں باپ نے کہ یہ اندھا پیدا ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ یوں ہوا کہ خدا کے کام اس میں
ظاہر ہوں"۔

یہ سُنتے ہی "فبهت الذی کفر" کا نظارہ سامنے تھا اور افریقن نوجوان کی آنکھیں بجلی کی روشنی میں پہلے سے زیادہ چمکنے لگی تھیں۔

کینیا

مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما تحریر فرماتے ہیں کہ :-

جلسہ سالانہ :- جماعتوں کی تربیت اور تنظیم کے پیش نظر کینیا کی تمام جماعتوں کے لئے جلسہ سالانہ کا اجراء کیا گیا چنانچہ جماعت کا سب سے پہلا جلسہ سالانہ امسال ۱۵، ۱۶ اور ۱۷ اگست کو مغربی صوبہ کی جماعت MATAWA میں منعقد ہوا جس میں کینیا کی قریباً تمام جماعتوں کے نمائندے شریک ہوئے بعض احباب قریباً ۶۰۰ میل کی لمبی مسافت طے کر کے جلسہ میں حاضر ہوئے احمدی احباب کے علاوہ ایک کثیر تعداد عیسائیوں کی بھی جلسہ سُننے کے لئے آئی ہوئی تھی۔ مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی شرکت کی۔ حاضرین نے نہایت انہماک، توجہ اور شوق سے تمام تقاریر سُنیں۔ مقررین نے سواحیلی لوہیا، لوؤ اور انگریزی زبان میں خطاب کیا۔ جلسہ میں ایک پروگرام سوال و جواب کا رکھا گیا تھا جو دو گھنٹے جاری رہا۔ یہ سلسلہ سوال و جواب بہت دلچسپ رہا۔ جلسہ کے دوران چھ عیسائیوں نے اسلام قبول کیا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ ربوہ کی سلائیڈز نے جلسہ کی رونق کو دوبالا کر دیا۔ حضور ایدہ اللہ کی تصویر دیکھ کر افریقن احمدی بہت متاثر ہوئے جلسہ کے آغاز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم وکیل التبشیر صاحب کے روح پرور پیغامات جو خاص اس جلسہ کے لئے موصول ہوئے تھے سواحیلی میں پڑھ کر سُنائے گئے۔

ایک دن مشاورت کے لئے رکھا گیا تھا۔ مشاورت کے اجلاس میں خاکسار نے احباب کو اسلامی نظام مشاورت کی غرض اور اہمیت سے آگاہ کیا پھر متعدد تجاویز پیش ہوئیں جن پر بحث و تمحیص کے بعد متعدد فیصلہ جات ہوئے۔ یہاں کے کثیر الاشاعت اخبارات "نیشن" (NATION) اور "طائفہ لیو" (TAIFA LEO) نے جلسہ کی کارروائی کا ذکر اپنی ایک اشاعت میں بڑے اچھے اور عمدہ پیرایہ میں کیا۔

تبلیغی سٹال :- اس ملک میں زرعی میلے بڑی کثرت سے ہوتے ہیں ایسے مواقع پر تبلیغی سٹال لگانا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ ان سٹالوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف زبانوں میں شائع کردہ اسلامی لٹریچر دکھایا جاتا ہے جس میں اوّلیت قرآن مجید کے تراجم کو حاصل ہے۔ بہت قلیل وقت میں ہزاروں لوگوں تک پیغام حق پہنچ جاتا ہے۔ ہزاروں کتب فروخت ہوتی ہیں۔ اس سال کسٹن نے نیروبی، ممباسہ کسموں اور ایلڈوریٹ شہروں میں زراعتی میلوں

میں تبلیغی سٹال لگائے جو بفضلہٖ تعالیٰ بہت ہی کامیاب رہے۔

اِس سال بفضلہٖ تعالیٰ دو مساجد تعمیر ہوئیں۔ چار زیرِ تعمیر ہیں۔ ایک نرسری سکول کا اجراء ہوا۔

معلمین کلاس :- احمدی طلباء کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے ایک تعلیمی کلاس کا اجراء کیا گیا۔ یہ کلاس مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد کی نگرانی میں مسجد احمدیہ کسموں میں شروع کی گئی ہے۔ اِس کلاس میں دس طلباء کو چھ ماہ تک دینی تربیت دینے کا پروگرام ہے تا وہ طلباء بعد میں اپنے اپنے علاقہ میں تعلیم و تربیت کا کام کر سکیں۔

جزائرِ فیجی

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ تحریر فرماتے ہیں کہ:-

فیجی چھوٹے بڑے کئی سو جزائر پر مشتمل ہے جن میں سے صرف سو کے قریب آباد ہیں۔ سب سے بڑا جزیرہ وٹی لیوو (VITILEVU) ہے۔ اِس جزیرہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعتیں تمام بڑے شہروں میں قائم ہیں، چار پختہ مساجد ہیں۔ دوسرا بڑا جزیرہ وینوالیوو (VANUALEVU) ہے۔ اِس جزیرہ میں بھی ہماری جماعتیں قائم ہیں اور تین مساجد ہیں۔ تیسرا جزیرہ تاویونی (TAVEUNI) ہے۔ اِس جزیرہ میں بھی جماعت قائم ہے۔ اِس جزیرہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سے بین الاقوامی ڈیٹ لائن (DATELINE) گذرتی ہے اور یہیں سے ہر نئے دن کا آغاز ہوتا ہے۔ چوتھا جزیرہ اووالاؤ (OVALAU) ہے۔ اِس جزیرہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قائم ہے۔ اِس جزیرہ کی خصوصیت یہ ہے کہ موجودہ دارالحکومت "صوا" سے پہلے اسی جزیرہ کے شہر لیووکا (LEVUKA) میں دارالحکومت تھا۔ اِس لحاظ سے یہ فیجی کا پرانا تاریخی شہر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوا (SUVA) دارالحکومت ہی جماعتِ احمدیہ فیجی کا مرکز ہے۔ اس کا ایک اہم اور مشہور علاقہ سامابولا (SAMABULA) ہے۔ جماعت نے اِسی علاقہ میں زمین کا ایک وسیع ٹکڑا حاصل کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور دعائیہ پیغام کے ساتھ مسجد فضلِ عمر کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ یہ مبارک تقریب دسمبر ۱۹۷۴ء میں عمل میں آئی۔ اس کی تعمیر کے تین مراحل ہیں۔ اجانب جماعت نے (جن میں خدام و انصار شامل ہیں) وقارِ عمل کے ماتحت اس کے پہلے مرحلہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل کیا ہے۔ اب دوسرا اور تیسرا مرحلہ شروع کیا جائے گا۔

اشاعت لٹریچر :- (۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی" پر انگریزی میں ایک کتابچہ ۱۹۷۴ء میں شائع کیا گیا۔ یہ کتابچہ باتصویر اور بہت دیدہ زیب ہے۔ ۱۹۷۵ء میں ایک ہزار کی تعداد میں اس کو دوبارہ شائع کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تبلیغی اور تربیتی لحاظ سے بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔

(۲) سال ۱۹۷۵ء کا کیلنڈر ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ یہ بھی تبلیغ کا ایک نہایت عمدہ ذریعہ ہے۔

رسالہ مسلم سن رائز :۔ سال ۱۹۷۵ء کے ابتداء سے ایک سہ ماہی رسالہ انگریزی زبان میں جاری کیا گیا ہے اس کا نام مسلم سن رائز (MUSLIM SUNRISE) ہے۔ اس کے تین شمارے اب تک شائع ہوئے ہیں۔ رسالہ اہم تبلیغی و تربیتی مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی و تربیتی میدان میں بہت مدد ثابت ہو رہا ہے۔

ریڈیو فیجی پر تقاریر :۔ ریڈیو فیجی پر تقریر کرنے کا موقعہ ہر مذہب و ملت کو دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم کو بھی موقعہ میسّر ہے اور ہم نہایت حکمت، نرمی اور موعظہ حسنہ کے ماتحت اسلامی تعلیم اور قرآن کریم کے معارف اپنی تقاریر میں پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ باقاعدہ پروگرام کے مطابق ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وارفع مقام پر، سیرت مسیح موعود علیہ السلام پر، یومِ مصلح موعود کے موقعہ پر مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر، یومِ خلافت کے موقعہ پر خلافتِ احمدیہ کی برکات پر تقاریر بھی ریڈیو پر پیش کرتے ہیں۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم۔

ٹورسٹوں میں تقاریر :۔ فیجی ایک ایسا ملک ہے جس میں سیّاحوں (ٹورسٹوں) کے لئے کافی کشش ہے۔ ہوٹلوں کی کثرت ہے۔ آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، امریکہ، کینیڈا اور یورپین ممالک سے ٹورسٹ کثرت سے آتے ہیں۔ ان کو تبلیغ کے مواقع ملتے ہیں اور قرآن کریم مترجم انگریزی اور اسلامی لٹریچر ان کو دیا جاتا ہے جو وہ اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ بعض کے واپس پہنچنے پر بطور شکریہ خطوط بھی موصول ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نومبایعین :۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۲ افراد نے اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے اور وہ بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوں۔ آمین

مارشیس

مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور تحریر فرماتے ہیں کہ :۔ کئی سال سے ہماری یہ خواہش تھی کہ مارشیس کے ارد گرد کے جزائر میں بھی نورِ احمدیت کو پھیلایا جائے چنانچہ اِس سال عاجز نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں کمورز جزائر میں تبلیغِ احمدیت پہنچانے کا ایک پروگرام پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت اِس تجویز کو منظور فرمایا اور جون اور جولائی دو ماہ کے لئے یہاں سے مکرم غفور نوبی صاحب کو بطور مبلّغ کمورز بھجوایا گیا۔ اِس منصوبہ کی تکمیل کے لئے ایک فنڈ قائم کیا گیا۔ احمدی مرد و زن نے اخلاص کے ساتھ اِس جہاد میں حصّہ لیا۔ مکرم نوبی صاحب دو ماہ مسلسل جہاد میں مصروف رہے پبلک جگہوں پر، مساجد میں اور چلتے پھرتے انہوں نے

احمدیت کی تبلیغ کی۔ تبلیغ کے دوران انہوں نے وہاں کے مسلمانوں کو شرک سے منع کیا اور قبیح بدعات سے بچنے کی تلقین کی۔ مسلمانوں کی مذہبی حالت اِس حد تک کمزور ہے کہ نہ صرف عام مسلمان بلکہ امام بھی آنکھ مچھلی کی عبادت کرتے ہیں۔ اِس مختصر عرصہ میں ہمارے مبلغ نے بہت سے لوگوں سے گفتگو کی اور احمدیت کی تعلیمات یعنی حقیقی اسلام سے انہیں آگاہ کیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اِس مختصر سے قیام کے دوران باوجود بعض شخصیات کی مخالفت کے کمورز کے جزائر میں لوگوں نے احمدیت کے پیغام کو قبول کیا اور ۷ افراد اور پانچ فیملیوں نے احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں ثبات عطا فرمائے۔ آمین

ایمان افروز بات یہ ہے کہ نومبایعین میں ایک دوست زکریا عبدو ہیں جو مشہور سیاستدان ہیں وہ دہریہ تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم نے ان کے دل کو فتح کیا اور وہ دوبارہ توحیدِ الٰہی کے قائل ہو گئے ہیں۔ کمورز سے خاکسار کو خطوط موصول ہوئے جن سے وہاں کے مسلمانوں نے مارشیس مشن کا شکریہ ادا کیا ہے جس نے انہیں احمدیت کے نُور سے منوّر کیا کیونکہ وہ احمدیت قبول کرنے سے قبل جہالت کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

---

* قتل کرے گا، دجّال کو مارے گا اور اسلام کو غلبہ بخشے گا۔

مسیح موعود علیہ السلام کی دس موٹی علامات

قرآن شریف اور احادیث میں جو علامات درج ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:-

(۱) مسیح موعود کے زمانہ میں آمد و رفت کے وسائل بہت ترقی کر جائیں گے۔ نئی نئی اور تیز رفتار سواریاں نکل آئیں گی۔ کتب، رسالہ جات اور اخبارات کی طباعت کثرت سے ہوگی۔

(۲) صلیبی مذہب اپنے زوروں پر ہوگا۔

(۳) دجّال کا خروج ہوگا اور یہ فتنہ سب فتنوں سے بڑا ہوگا۔

(۴) یاجوج ماجوج اپنے پورے زور میں ہونگے دُنیا کے تمام عمدہ حصّہ پر قابو پالیں گے۔

(۵) دین کے لئے وہ زمانہ ایک فسادِ عظیم کا زمانہ ہوگا۔ ہر طرف مادیت اور دہریت کا زور ہوگا۔

(۶) رمضان کے مہینے میں مقررہ تاریخوں پر چاند اور سُورج کو گرہن لگے گا۔

(۷) دابۃ الارض کا خروج ہوگا۔

(۸) مسیح موعود دمشق کے مشرقی جانب ایک سفید منارہ پر نازل ہوگا۔

(۹) اس کا حُلیہ یہ ہوگا کہ وہ گندم گوں رنگ کا ہوگا اور اس کے بال سیدھے اور لمبے ہوں گے۔

(۱۰) وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو*

سویڈن کی پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ سویڈن و ناروے)

۲۷ ستمبر ۱۹۷۵ء کا دن سویڈن کے لئے کیا ہی مبارک دن تھا جبکہ ہمارے پیارے امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نفسِ نفیس سویڈن تشریف لاکر شہر گاتھن برگ میں سویڈن کی پہلی اور سکینڈے نیویا کی دوسری مسجد کا سنگِ بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا اور اس موقع پر اسلام کی ترقی کے لئے پُرسوز دعا فرمائی۔

اِس مسجد کی زمین ساڑھے سات ہزار سکوئر میٹر سے کچھ زائد رقبہ پر مشتمل ہے۔ جو کہ تقریباً دس کنال کے برابر بنتی ہے۔ یہ قطعہ زمین شہر کے نہایت خوبصورت حصہ میں ایک سڑک کے کونہ میں واقع ہے اور پہاڑی پر ہونے کی وجہ سے مرکزِ شہر سے کافی اونچی ہے اور شہر کا بیشتر حصہ یہاں سے نظر آتا ہے۔

اِس قطعہ زمین کے حصول کے لئے تگ و دو اُس وقت سے شروع کر دی گئی تھی جبکہ ۱۹۷۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے مختلف ممالک کا دورہ کرتے ہوئے سویڈن تشریف لائے تھے اور حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ گاتھن برگ میں مسجد کے لئے زمین جلد از جلد حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اُس وقت مکرم برادرم کمال یوسف صاحب ابھی یہاں ہی تھے اور خاکسار مشرقی افریقہ کے ملک کینیا میں سات سال تک خدمت انجام دینے کے بعد حضور کے حکم سے سویڈن نیا نیا آیا تھا۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم کمال یوسف صاحب کے مشورہ سے یہاں کی میونسپلٹی میں زمین کے لئے درخواست دے دی گئی اور متعلقہ کارکن سے بالمشافہ بھی گفتگو کی گئی۔

درخواست دئے جانے پر میونسپل کارکنان حرکت میں آگئے۔ ایک دو دفعہ موجودہ مشن ہاؤس میں آکر معلومات حاصل کیں۔ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مسجد کے لئے حصولِ زمین کی مساعی کا چرچا جب بعض اخبارات کے ذریعہ برسرِ عام ہونے لگا تو اسی دوران بعض حلقوں کی طرف سے ہماری خدا کے حضور نہایت ہی عاجزانہ اور مخلصانہ مساعی کو بجائے بنظرِ استحسان دیکھنے کے سرکاری سطح پر تعمیرِ مسجد کے بابرکت

منصوبہ میں مزاحم ہونے کی ناکام کوشش بھی کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا اور توجہ کے طفیل یہ زمین میونسپلٹی کی طرف سے ہمیں لیز پر دے دی گئی اور ہم نے پیارے آقا کی خدمت میں اطلاع کر دی اور درخواست کی کہ حضور جب بھی تعمیرِ مسجد کا پروگرام بنائیں خود اس کا سنگِ بنیاد رکھیں۔ حضور نے ہماری درخواست قبول کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تعمیر کے لئے کام شروع کر دیا جائے۔

میونسپلٹی نے زمین دینے کا فیصلہ کرنے کے بعد یہاں کے اخبارات میں اعلان کروا دیا کہ فلاں قطعہ زمین احمدیہ مسلم مشن کو مسجد بنانے کے لئے الاٹ کیا گیا ہے۔ اِس اعلان کے بعد یہ اعلان بعض دوستوں کی طرف سے ایک اخبار میں شائع ہوا کہ عنقریب گاتھن برگ کے شہر میں ایک اسلامک کلچرل سنٹر قائم کیا جائے گا جس میں مسجد، لائبریری اور میڈی ٹیشن روم (MEDITATION ROOM) ہوگا۔ اِس کے لئے اوّل تو زمین حاصل کی جائے گی اور اگر زمین نہ مل سکی تو کوئی عمارت خرید کر اُسے اپنی ضرورت کے مطابق ڈھال لیا جائے گا اور اس کا خرچ عرب تیل سے لیا جائے گا۔ ساتھ ہی اخبار نے یہ بھی لکھا کہ میونسپلٹی نے حال ہی میں ایک قطعہ زمین احمدیہ مسلم مشن کو الاٹ کیا ہے جس پر عنقریب مسجد تعمیر کی جائے گی اور یہ مسجد بقول امام احمدیہ مسلم مشن سب کے لئے کھلی ہوگی۔

یہ بیان تو صرف بیان بازی تک ہی محدود رہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر ہم نے حضور کے ارشاد کے مطابق تعمیر کے لئے حرکت شروع کر دی۔ چنانچہ مکرم کمال یوسف صاحب کوپن ہیگن سے میرے پاس تشریف لے آئے اور ہم نے عمارات بنانے والی کمپنیوں اور آرکیٹیکٹ وغیرہ سے رابطہ قائم کرنے کی مہم شروع کر دی۔ گرمیوں کے موسم میں یہاں سکولوں اور یونیورسٹی کے علاوہ دفاتر میں بھی عام طور پر تعطیلات ہوتی ہیں۔ لوگ ملک سے باہر چلے جاتے ہیں تاہم ایک آرکیٹیک فرم سے رابطہ قائم ہو گیا اور اسکا انچارج چھٹی پر ہونے کے باوجود ہم سے ملنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اُسے بتا دیا گیا کہ ہمیں کس قسم کی عمارت بنوانی ہے اور کیا کیا ضروریات ہوں گی۔ چنانچہ اُسنے کچھ ابتدائی نقشے بنا کر دینے کا وعدہ کر لیا۔

ادھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بغرض علاج لندن تشریف لے آئے۔ حضور سے بھی رابطہ قائم کیا گیا اور حضور نے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ آرکیٹیک نقشہ جات لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور کے ارشاد کے مطابق اُس نے نقشہ تیار کرنے کا ڈھانچہ بنا لیا۔

حضور کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ حضور یورپ میں تشریف فرما ہیں اگر حضور کی صحت اجازت دے تو مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے سویڈن تشریف لائیں۔ حضور نے ہماری درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا اور اِس مبارک تقریب کے لئے ۲۷ ستمبر ہفتہ کا دن مقرر فرمایا۔

حضور کی طرف سے اجازت ملتے ہی اِس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب کے انتظامات شروع کر دئے گئے۔ دعوت نامے چھپوائے گئے۔ ساتھ ہی حضور کا تعارف نامہ بھی طبع کروایا گیا۔ بذریعہ ڈاک شہر گاتھن برگ کے علاوہ ملک کے دوسرے حصّوں میں رہائش پذیر معزّزین کو بھی دعوت نامے بھجوائے گئے۔ پریس، ٹیلیویژن اور نیوز ایجنسیوں کو بھی اطلاع کر دی گئی۔ سکنڈے نیویا میں مقیم سب احبابِ جماعت کو بھی اطلاع کر دی گئی۔ رہائش کے لئے ہوٹلوں، بعض احمدی گھرانوں اور مشن ہاؤس میں انتظام کیا گیا۔ کھانے کا بندوبست مشن ہاؤس میں کیا گیا جس کے لئے مستعد خدّام نے اپنے آپ کو پیش کیا۔

احبابِ جماعت سٹاک ہالم، مالمو، لنڈ، کوپن ہیگن اوسلو اور لندن سے ۲۶ ستمبر بروز جمعہ دوپہر سے ہی آنے شروع ہو گئے اور یہ سلسلہ رات بارہ بجے تک جاری رہا۔ کھانے کا انتظام باوجود محدود وسائل کے خدا کے فضل سے حسبِ ضرورت کیا گیا۔ جرمنی، سپین اور سوئٹزرلینڈ کے مبلّغین مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری، مکرم حیدر علی صاحب ظفر، مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر اور مکرم مبشر مسعود احمد صاحب بھی تشریف لائے۔ جرمنی سے بعض خدام بھی اِس موقع پر تشریف لائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ رات ایک بجے گاتھن برگ تشریف لائے۔ مخلصینِ جماعت اس وقت ائرپورٹ پر حاضر تھے۔ جونہی حضور کار میں باہر گیٹ کے قریب تشریف لائے تو دوستوں نے اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کہتے ہوئے حضور کا استقبال کیا اور السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا۔ حضور نے ہاتھ ہلا کر مسکراہٹ کے ساتھ دوستوں کے سلام کا جواب دیا۔ حضور سیدھے سکنڈے نیویا ہوٹل میں تشریف لے گئے جہاں حضور کی رہائش کا انتظام تھا۔ خاکسار نے ہوٹل میں حضور کو اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا۔ حضور نے ازراہِ شفقت مصافحہ اور معانقہ کا شرف بخشا اور خیریت دریافت فرمائی۔ بعدہٗ موجود باقی دوستوں سے بھی حضور نے ملاقات فرمائی کچھ دیر حضور ہوٹل کے استقبالیہ ہال میں دوستوں کے درمیان تشریف فرما رہے اور مسجد کے متعلق استفسارات فرماتے رہے۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے علاوہ حضور کے ہمراہ قافلہ میں مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن، مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل، مکرم شاہد احمد خان صاحب پاشا اور مکرم سعید احمد صاحب حسبوال آف لندن بھی تھے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ حضور نے لندن سے انگلینڈ کی بندرگاہ ہارویچ (HARWICH) تک کار میں، ہارویچ سے ڈنمارک کی بندرگاہ ایس برگ تک شپ میں، ایس برگ سے ڈنمارک کی دوسری جانب کی بندرگاہ فریڈرکس ہاون تک پھر کار میں اور فریڈرکس ہاون سے گاتھن برگ (سویڈن) تک شپ میں سفر فرمایا۔ ایس برگ میں کوپن ہیگن (ڈنمارک) کے مکرم سوین ہینسن صاحب اور مکرم سیّد مبشر احمد صاحب نے حضور کے استقبال کی سعادت پائی اور حضور کے ہمراہ ہی آئے۔

فریڈرکس ہاون میں مکرم کمال یوسف صاحب کے علاوہ گاتھن برگ کے یوگوسلاو مخلص دوست اور اوّلین مبائع مکرم شعیب موسیٰ صاحب اور مکرم عزت اولیوک صاحب نیز لندن سے مکرم مولوی عبدالکریم صاحب بھی حضور کے استقبال کے لئے حاضر تھے اور حضور کے ہمراہ ہی شپ میں گاتھن برگ آئے۔

۲۷ ستمبر بروز ہفتہ گیارہ بجے کا وقت سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے حضور نے مقرر فرمایا تھا۔ گاتھن برگ کا موسم گذشتہ دو دنوں سے ابر آلود تھا اور وقفہ وقفہ سے بارش بھی ہوتی رہی تھی۔ محکمہ موسمیات کی طرف سے ہفتہ کے روز بھی کچھ ایسے ہی موسم کی پیشگوئی کی گئی تھی لیکن جب حضور ایدہ اللہ سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائے تو موسم بہت ہی خوشگوار تھا اور خوب دھوپ نکلی ہوئی تھی جو ایک معجزہ سے کم نہیں تھا۔

لوگوں کی کثیر تعداد حضور کے تشریف لانے سے پہلے ہی مسجد کی جگہ پر جمع ہو گئی جن میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوست اور پریس کے نمائندے بھی تھے۔ حضور مقررہ جگہ پر تشریف فرما ہوئے تو مکرم نصیر الحق صاحب (ابن مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب) نے سورۃ البقرہ آیات ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰ جن میں تعمیرِ کعبہ کے وقت ابراہیمی دعاؤں کا ذکر ہے تلاوت کیں۔ اس کے بعد خاکسار نے حضور کی خدمت میں مسجد مبارک قادیان کی وہ اینٹ جس پر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زندگی میں دعا فرما چکے تھے پیش کی جو حضور نے ابراہیمی دعائیں پڑھتے ہوئے بنیاد میں رکھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگاری الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ والی انگوٹھی جو حضور نے پہن رکھی تھی اینٹ پر رکھ کر زیرِ لب دعا فرماتے رہے حضور نے جب اینٹ سے ہاتھ اٹھایا تو فضا نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، خاتم النبیین زندہ باد سے گونج اٹھی۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، مکرم سیف الاسلام محمود ارکسن صاحب نمائندہ سویڈن، مکرم نور احمد صاحب بولستاد نمائندہ ناروے، مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن نمائندہ ڈنمارک، مکرم شعیب موسیٰ صاحب نمائندہ یوگوسلاو احباب، نادرہ عزت صاحبہ نمائندہ لجنہ سویڈن، سسٹر مبارکہ میڈسن صاحبہ سابق صدر لجنہ ڈنمارک، سسٹر طیبہ الٰہی صاحبہ موجودہ صدر لجنہ ڈنمارک، مکرم قریشی ناصر احمد صاحب صدر جماعت اوسلو، مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ ڈنمارک، مکرم میر مسعود احمد صاحب سابق مبلغ سکنڈے نیویا و حال سوئٹزرلینڈ، مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین، مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ جرمنی، مکرم بشیر احمد خانی صاحب رفیق امام مسجد لندن اور خاکسار نے باری باری ایک ایک اینٹ بنیاد میں رکھی۔ اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر لمبی اور پُرسوز دعا فرمائی۔

مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد حضور نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھوم پھر کر مسجد کی زمین کا معائنہ فرمایا۔ آرکیٹیکٹ نے مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے مسجد کی عمارت کے متعلق حضور کو معلومات بہم پہنچائیں۔ اِس موقع پر مسجد تعمیر کرنے والا کنٹریکٹر بھی موجود تھا اس نے بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور حضور کے ساتھ فوٹو بھی کھنچوایا۔ سینکڑوں افراد سے حضور نے باتیں کیں اور شرفِ مصافحہ سے نوازا۔ کئی بچوں نے حضور کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ ساڑھے بارہ بجے حضور واپس ہوٹل میں تشریف لے گئے۔ اِس طرح سنگِ بنیاد رکھنے کی یہ سادہ مگر پُروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

اگلے روز گاتھن برگ کے کثیر الاشاعت اخبار GT نے اِس تقریب کی خبر فوٹو اور جلی عنوان کے ساتھ چھاپی۔ اِس اخبار کے علاوہ ملک کے ہر حصّہ کے اخبارات نے اِس تقریب کو نمایاں طور پر شائع کیا ان اخبارات کی تعداد پچیس کے قریب بنتی ہے۔

اِس موقع پر آرکیٹیکٹ نے نقشہ جات کے چارٹس کے علاوہ مسجد کا ماڈل بھی ایک میز پر سجایا ہوا تھا۔ ایک اخبار نے ماڈل کی فوٹو کے ساتھ مندرجہ ذیل خبر چھاپی:۔

سنگِ بنیاد

"ایک سال کے اندر اندر گاتھن برگ مسجد کی تعمیر"

ہفتہ کا دن سکنڈے نیویا کے مسلمانوں اور خاص کر سویڈن کے مسلمانوں کے لئے خاص دِن تھا۔ اس روز ملک کی پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ علاقہ کا نام ہوگزلو ہوئیدے ہے جو کہ گاتھن برگ شہر کا ایک محلہ ہے۔ یہاں پر ایک سال تک مسجد کی تعمیر کا کام مکمل ہو جائے گا۔ یہ مسجد بڑے بڑے گنبدوں والی جدید عمارت ہو گی جو کہ نہ صرف مقامی مسلمانوں کے لئے مذہبی مرکز کا درجہ رکھتی ہو گی بلکہ دُور دراز سے آنے والے مسلمان مُلاحوں اور سیّاحوں کے لئے بھی مرکز کا کام دے گی۔ مسجد کے گیٹ کے قریب ایک منارہ ہو گا جہاں سے اذان دی جاتی ہے اور جو مسجد کا مخصوص نشان ہو گا۔ ملک کے رواج کے مطابق اس منارہ سے اذان نہ دی جا سکے گی بلکہ اذان مسجد کے اندر ہی دی جائے گی۔

سویڈن کی پہلی مسجد بہت خوبصورت مقام پر بنائی جا رہی ہے جو کہ پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے۔ جو لوگ سنگِ بنیاد کی تقریب میں شامل تھے وہ مسجد کی زمین دیکھ کر بہت خوش تھے۔ وہاں پر صرف احمدی لوگ ہی نہ تھے بلکہ دوسرے لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔ مسجد کے قریب رہنے والے پڑوسی بھی اِس موقع پر آ گئے تھے۔

سویڈن جو کہ اسلامی عروج کے وقت ایک غیر معروف ملک تھا اب اسلامی مشن کے زیرِ سایہ آ چکا ہے اور گاتھن برگ اس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔

خلیفۃ المسیح نے مسجد کی بنیاد رکھی

احمدیت کی بنیاد اس صدی کے شروع میں رکھی گئی اور اس وقت سے اب تک احمدیت نے بہت ترقی کی ہے۔ دُنیا میں اسلام کو پھیلانے میں اس جماعت کو بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ آج ایک کروڑ احمدی پائے جاتے ہیں جن کے مذہبی رہنما

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶۷ سالہ قلبیرے خلیفۃ المسیح مرزا ناصر احمد ہیں وہ پاکستان سے بذاتِ خود مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے گاتھن برگ آئے۔ یورپ میں اس سے پہلے چھ مساجد موجود ہیں جن کے بنانے کی سعادت احمدیوں کو حاصل ہوئی ہے۔ نئی مسجد جو کہ سویڈن کے قریب تعمیر ہوئی وہ ڈنمارک کے شہر کوپن ہیگن میں واقع ہے۔ سویڈن میں مسجد تعمیر ہونے کے بعد ناروے کے شہر اوسلو میں بھی ایک مسجد تعمیر ہوگی۔

"مسجد کی تعمیر پر ایک ملین کراؤن لاگت آئے گی"

(۲۰ لاکھ روپیہ)

گاتھن برگ کی مسجد پر عام اندازہ کی نسبت کم لاگت آئے گی۔ اس کی تعمیر پر ۹,۳۰,۰۰۰ سویڈش کراؤن (۱۸,۶۰,۰۰۰ روپیہ) خرچ آئے گا۔ مسجد کے آرکیٹیکٹ کا خیال ہے کہ مسجد کی تعمیر کا کام دسمبر میں شروع ہو جائے گا۔ مسجد کی عمارت کی جگہ تقریباً ۳۲۵ مربع میٹر پر مشتمل ہوگی جو کہ ایک بڑے ولا کے لئے کافی ہے۔ لیکن مسجد بذاتِ خود ۸۰ مربع میٹر ہوگی جو کہ کُل عمارت کا چوتھا حصّہ ہے باقی عمارت مسجد کے ہال، میٹنگ روم، لائبریری، مکان برائے امام پر مشتمل ہوگی۔ بوقت ضرورت یہ کمرے بھی مسجد کے طور پر استعمال ہو سکیں گے۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد یہ مسجد پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور اسے ملک کے لئے ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذارش ہے کہ

اِس سالنامہ کا حجم ہماری توقع سے بھی کسی قدر زیادہ ہو جانے کے باوجود ہمیں اِس بات کا افسوس ہے کہ بعض مبلغینِ کرام کے نہایت قیمتی مضامین جو انہوں نے ہماری درخواست کو قبول کرتے ہوئے نہایت محبّت سے تیار کئے تھے اِس اشاعت میں شامل ہونے سے رہ گئے ہیں۔ ان جملہ مضامین کو انشاء اللہ آئندہ ایک دو اشاعتوں میں شامل کر دیا جائے گا۔ قارئینِ کرام ان اشاعتوں کو بھی سالنامہ ہی کا حصّہ سمجھیں اور ان مضامین کی افادیت کے پیشِ نظر خود بھی غور سے مطالعہ فرمائیں اور اپنے غیر از جماعت احباب تک بھی انہیں پہنچانے کی کوشش فرمائیں۔

ہم اپنے جملہ قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ:-

پرچے کو زیادہ سے زیادہ احباب تک پہنچانے کی کوشش فرمائیں۔ غیر از جماعت دوستوں کو پرچہ صرف اسی صورت میں بھجوانے کے لئے تحریر فرمائیں کہ وہ دوست مطالعہ کے لئے تیار ہوں۔ محض اپنے دوستوں کے نام تحریر فرما کر یہ کہنا کافی نہیں کہ انہیں پرچہ بھیج دیا جائے۔

ہم آپکی تنقیدی رائے کے ہمیشہ منتظر رہتے ہیں کیونکہ آپ کے خیالات ہمارے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوتے ہیں۔ (مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا طریقِ تبلیغ — اور — اُس کے نتائج

(مکرّم مولینا محمّد منوّر صاحب)

اِسلام کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کے بہت سے طریقے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ نے اِس زمانہ میں ساری اقوامِ عالم کو اسلام سے روشناس کرانے کا عزم کر رکھا ہے اور ہمارے مبلّغین اِس مقصد کو پُورا کرنے کے لئے دن رات کوشش کر رہے ہیں۔

مجھے رُبع صدی تک افریقہ کے مشرقی ساحل پر آباد علاقوں کو اسلام کی تعلیم سے متعارف کرانے کا موقع ملا ہے۔ پہلے وہاں انگریزوں کی حکومت تھی میری وہاں موجودگی کے دَوران مشرقی افریقہ کے ممالک کو آزادی حاصل ہوئی اور میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ ہمارے تبلیغی کام کو آزادی کے بعد زیادہ فروغ حاصل ہوا ہے۔ انگریزی حکومت عیسائی مشنوں کی پُشت پناہی کرتی تھی۔ اس کے جانے سے لوگوں کا میلان اسلام کی طرف بڑھ گیا ہے۔

اخبار بین طبقہ میں اسلامی تعلیم پھیلانے کے لئے میں نے انگریزی اور سواحیلی اخبارات میں خطوط لکھنے شروع کئے۔ جب بھی اخبارات میں کسی مسئلہ پر مختلف لوگ اظہارِ خیال کرتے تو اس بارہ میں اسلامی تعلیم کو عمدہ اور معقول رنگ میں پیش کر دیا جاتا۔ اس پر خرچ تو کچھ نہ ہوتا لیکن بہت سے لوگوں تک اسلامی تعلیمات پہنچ جاتیں جس کے نتیجہ میں بعض لوگ پرائیویٹ طور پر ملنے بھی آتے اور انہیں زیادہ تفصیل سے باتیں سمجھائی جاتیں۔ افریقی معاشرہ میں بہت سی باتیں قابلِ اصلاح ہیں اور اسلام کی اخلاقی، اقتصادی اور معاشرتی تعلیم ان کی مشکلات حل کر سکتی ہے۔ نیروبی ریڈیو سٹیشن سے مختلف مواقع پر تقاریر نشر کرنے کا موقع ملا۔ اس پر بھی خرچ کچھ نہیں ہوتا لیکن بہت سے لوگوں تک اپنے اسلامی افکار پہنچانے میں سہولت حاصل ہو جاتی ہے۔ بیرونی ملکوں میں اظہارِ خیال پر کوئی پابندی نہیں اِس لئے اخبارات وغیرہ بالعموم تعصّب اور تنگ نظری سے خالی ہیں۔ مذہبی آزادی قانوناً اور عملاً ہر شخص کو حاصل ہے اور اس سے پُورا پُورا فائدہ اُٹھایا جاتا ہے۔

گو ان ملکوں میں تعلیم کی شرح کم رہی ہے اور پڑھا لکھا طبقہ عموماً شہروں میں ملتا ہے تاہم علم بڑھانے کا ان لوگوں کو خاص شوق ہے۔ ہمارا مشن

چونکہ مشرقی افریقہ میں چالیس سال سے قائم ہے
اِس لئے قریباً ہر درجن کتب وہاں کی بین الاقوامی
زبان میں چھپی ہوئی موجود ہیں۔ تبلیغی اغراض کے
پیشِ نظر ان کی قیمت لاگت کے برابر ہی رکھی جاتی ہے
اِس لئے کتابیں فروخت کرنے اور اشتہارات تقسیم
کرنے میں بھی مجھے خاص مہارت ہو گئی تھی۔ جہاں کہیں
بھی گئے تھوڑی سی کتابیں اور کچھ پمفلٹ ساتھ لے گئے
اور مناسب لوگوں کے ہاتھوں میں دیتے گئے۔ وہ لوگ
بڑی خوشی سے لیتے اور شکریہ ادا کرتے اور غور سے
پڑھتے ہیں اور پڑھنے کے بعد اسے بہت سنبھال کر
رکھتے ہیں۔ ایک ایک اشتہار کو بعض دفعہ سینکڑوں
آدمی پڑھتے ہیں اور اس کے مندرجات پر اظہارِ
خیال کرتے ہیں۔ تقسیم لٹریچر میرا محبوب ترین مشغلہ
تھا اور اس سے اسلام کا پیغام بڑی کثرت سے پھیلا
ہے۔ ہماری کتب کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے
ہیں۔ دو اخبارات ماہوار نکلتے تھے اور لاکھوں پمفلٹ
مختلف زبانوں میں چھپوا کر تقسیم کئے جاتے تھے۔

ذاتی نمونہ بڑا موثر ہوتا ہے۔ ۱۹۵۸ء میں
مجھے سواحیلی ترجمۃ القرآن اور دوسرا لٹریچر پھیلانے
کے لئے وسطی افریقہ کے دو ملکوں کے دورہ پر بھجوایا
گیا۔ دونوں ملکوں میں اس وقت صرف سفید فام
لوگوں کے ہوٹل تھے اور ان میں ہمارے جیسے لوگوں
کو ٹھہرنے کی اجازت نہیں تھی اس لئے ایشیائی تاجروں
نے اپنے لوگوں کے قیام و طعام کا انتظام الگ مکانات
میں کیا ہوا تھا جب میں فورٹ جیمسن میں ایک ہندوستانی
تاجر کی قیام گاہ پر پہنچا تو اتفاق سے جنوبی افریقہ کے
محمد مکی صاحب بھی اگلے دن وہیں پہنچ گئے۔ وہ اپنے
رسالہ "مسلم ڈائجسٹ" کا چندہ وصول کرنے آئے
تھے۔ اس قیام گاہ کے مالک الحاج ابراہیم بدات صاحب
نے میری موجودگی میں مکی صاحب سے کہا کہ آپ تو اپنے
رسالہ میں قادیانی جماعت کے خلاف مضامین لکھتے رہتے
ہیں کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں لیکن میں نے تو دیکھا
ہے کہ ان کے یہ مشنری پنجوقتہ نماز ادا کرتے ہیں، روزانہ
قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور رات کو تہجد کے
لئے اُٹھتے ہیں یہ تو بڑے باعمل مسلمان ہیں۔ میں نے
دیکھا کہ مکی صاحب نے ان کے جواب میں ایک لفظ
بھی نہ کہا اور مکمل خاموشی اختیار کی۔ ہمارے افریقی
دوست بھی بفضلہ تعالیٰ اسلامی ارکان کے پابند ہیں۔
بعض نے دسویں حصہ کی وصیت کی ہوئی ہے اور
تہجد کی ادائیگی میں باقاعدہ ہیں۔ عورتوں کو بھی
نمازوں اور تہجد کا شوق ہے اور اس کا دوسروں پر
گہرا اثر ہے۔

زبانی تبلیغ بڑی دلچسپ ہوتی ہے لیکن
اس میں حکمت اور حوصلہ کی ضرورت ہوتی ہے موقع
اور محل کے مطابق گفتگو کرنی پڑتی ہے اور اس
کے لئے مخاطب کے حالات، رجحانات اور افکار
سے واقفیت ضروری ہوتی ہے۔ اس کی ذہنی اور
علمی قابلیت کا اندازہ لگانے کے بعد تبلیغ کا مناسب
پہلو نکالا جاتا ہے۔ اس کے احساسات کو بیدار کرنے
کے لئے بعض دفعہ اسے جھنجھوڑنا پڑتا ہے اور بعض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفعہ اسے پُرسکون بنانے کے لئے تحمّل سے کام لینا پڑتا ہے جس طرح ایک ماہر طبیب تشخیص کے بعد علاج شروع کرتا ہے اسی طرح مبلّغ کو بھی اپنے مخاطب سے معاملہ کرنا ہوتا ہے۔ وقت کی مناسبت سے میری ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ پہلے مخاطب کی بات کو سُنوں اور پھر بات سے بات نکال کر اسے راہِ راست کی طرف لے چلوں۔ اِس قسم کی تبلیغ سُننے والے پر بوجھ نہیں ہوتی اور وہ خوشی خوشی سوال کرتا اور جواب سُنتا رہتا ہے۔ وقفہ وقفہ سے یہ پوچھ لیا جاتا کہ مَیں آپ کا زیادہ وقت تو نہیں لے رہا یا اِس وقت آپ کو کوئی اَور ضروری کام تو نہیں ہے۔ ذرا اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے اور مخاطب کو تازہ دم کر کے پھر اصل موضوع کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے اِس سے بات پختگی سے ذہن نشین ہو جاتی ہے اور ملنے والا دوسری بار بھی ملنے کا اشتیاق رکھتا ہے۔

بعض دفعہ اپنے ماحول کے پیشِ نظر ایک ہی نسخہ استعمال کیا جاتا ہے۔ مجھے شروع شروع میں کسوموں کے خالص افریقی آبادی کے علاقہ میں متعیّن کیا گیا۔ مَیں نے دیکھا کہ وہ لوگ مفلوک الحال ہیں اور عیسائیوں نے اس علاقہ میں مشنوں کا جال بچھایا ہوا ہے۔ بہت سے لوگ چونکہ نہ مسلمان تھے نہ عیسائی لیکن انہیں مذہب اختیار کرنے کا شوق تھا اِس لئے عیسائی پادریوں نے بپتسمہ دینے کے لئے فیس مقرر کی ہوئی تھی۔ پروٹسٹنٹ اور کیتھولک چرچوں نے الگ الگ معیار مقرر کیا ہوا تھا اور مذہب کے نام پر لوگوں کو لُوٹتے تھے۔ مَیں نے انہیں انجیل سے یہ عبارت سُنانی شروع کی کہ "تم نے مُفت پایا مُفت دو" اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ موجودہ عیسائیت حضرت مسیح علیہ السلام کے احکام سے مُنحرف ہو چکی ہے جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ وہ فیس لئے بغیر کسی کو عیسائیت میں داخل ہی نہیں کرتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو فرمایا تھا کہ مالدار خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا مگر موجودہ پادری یہ کہتے ہیں کہ غریب آدمی خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اِس تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ اسی علاقہ کے عوام نے برملا یہ کہنا شروع کر دیا کہ آج کل کی عیسائیت مذہب نہیں دکانداری ہے حتیٰ کہ پیسے لئے بغیر یہ کسی کو بپتسمہ بھی نہیں دیتے۔ ادھر پادریوں کے پاس اِس کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اِس لئے بعض چرچوں نے فیس کم کر دی اور بعض نے بالکل ہٹا دی جس کے نتیجہ میں ہر سال انہیں ہزاروں پونڈ کا مجموعی نقصان ہوا اور ہمیں خدا کے فضل سے دو سال کے عرصہ میں ہی سینکڑوں نئے مسلمان بنانے کی توفیق حاصل ہو گئی۔

دوسری بات اس علاقہ میں مَیں نے یہ پھیلائی کہ عیسائیت تو صرف بنی اسرائیل کے لئے آئی تھی، افریقی لوگ چونکہ بنی اسرائیل میں سے نہیں ہیں اِس لئے ان کے لئے صرف اور صرف اسلام ہی درست مذہب ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انجیل سے وہ عبارتیں پیش کرتا جن میں یہود کو بیٹے اور غیر یہود کو کُتّے کہہ کر پکارا گیا ہے۔ اِس تبلیغ کا بھی خاطر خواہ اثر ہوا اور پانچ چھ سال کے بعد وہاں متعدد مقامی چرچ پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو گئے جنہوں نے غیر ملکی عیسائیوں کی سیادت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور اپنی الگ تنظیمیں قائم کر لیں۔ اور عیسائیت میں انتشار پیدا ہو گیا۔

میرا ذاتی تاثر یہ ہے کہ براعظم افریقہ میں اسلام قبول کرنے کی بڑی صلاحیت موجود ہے۔ افریقی عوام اپنے معاشی اور معاشرتی حالات کے پیشِ نظر موجودہ مذاہب میں سے صرف اسلام کو اپنا سکتے ہیں۔ مخلص، نیک دل اور قربانی کا جذبہ رکھنے والے افرادِ جماعت کے لئے قلمی اور لسانی جہاد کا یہ موقع بے نظیر ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر اسلامی فتوحات آسمانی تقدیر بن چکی ہیں۔ ایسے عظیم اور یقینی طور پر حاصل ہونے والے نصب العین کے لئے بھرپور اور مسلسل کوشش وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔

مبلغ کا کام تو پہنچا دینا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے ذریعہ لاکھوں افراد تک اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ تحریری طور پر ہزارہا افراد تک اسلامی تعلیمات، اس کے دلائل اور فلسفہ عمدہ رنگ میں پہنچایا جا چکا ہے اور جوں جوں لوگ ان تحریرات کو پڑھتے رہیں گے اعداد و شمار میں ترقی ہوتی جائے گی۔ اسی طرح جو سینکڑوں لوگ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں ان کے ذریعہ آگے جو پیغام پھیلے گا اس میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا حصہ ہو گا۔ ایک اثر یہ بھی نمایاں ہے کہ عیسائیت ایک مذہب کی صورت میں شکست کھا چکی ہے۔ پادریوں کا دم خم ٹوٹ چکا ہے۔ وہ برملا تبلیغ کو خیرباد کہہ چکے ہیں اور اسلام سے خوف زدہ ہیں۔ اور وہ وقت قریب ہے جب ان کا خوف محبت سے بدل جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید

— اول —

تربیت اولاد

تحریکِ جدید کا ایک تقاضا یہ تھا کہ ہم اپنے نوجوانوں کی ایسے رنگ میں تربیت کر سکیں کہ وہ سلسلہ کی ذمہ داریوں کے بوجھ احسن طریق پر اُٹھا سکیں اور وہ کام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع کیا تھا اسے اچھے سے اچھے رنگ میں آگے بڑھائیں اور جو بیج بانیٔ سلسلہ احمدیہ بے بو یا تھا اس کی ایسے رنگ میں آبیاری کریں کہ وہ جلد جلد بڑھے اور پھلے پھولے۔ اور ساری دُنیا حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر اس کی تعلیمات سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھا سکیں ؎

مقدّس کفن کا راز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرّم شیخ عبد القادر صاحب۔ لاہور)

مقدّس کفن کے نام سے ایک چودہ فٹ لمبی چادر عیسائی دُنیا کے پاس آج تک محفوظ ہے۔ صلیب سے اُتار کر اس چادر میں حضرت مسیح علیہ السّلام کو رکھا گیا آپ دو تین دن اسی میں آسودۂ خواب رہے۔

اِس چادر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے سراپا کی منفی تصویر بالکل اسی طرح بنی ہوئی ہے جس طرح فوٹو پلیٹ پر نیگیٹو عکس منعکس ہوتا ہے۔ اُوپر کی چادر پر بدن کے سامنے کے حصّہ کی تصویر ہے نیچے کی چادر پر عقبی حصّہ کی تصویر۔ یہ منفی عکس اتنا مکمل، اتنا محفوظ اور اتنا حقیقی ہے کہ دُنیا کے علماء محوِ حیرت اور انگشت بدنداں ہیں۔ نصف صدی کی تحقیق کے بعد وہ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کوئی انسانی ہاتھ کسی شخص کے مکمل سراپا کا اتنا کامل نیگیٹو (NEGATIVE) تیار نہیں کر سکتا جو کہ اصل کے بالکل مطابق ہو۔ اس چادر میں حضرت مسیح علیہ السلام کی شبیہہ مبارک کا حقیقی عکس بھی محفوظ ہے۔ آپ کے جسم پر کوڑوں کی ضربات کے نشان، سر پر کانٹوں کے تاج کے زخم، صلیبی میخوں کے گھاؤ، پسلی میں برچھی مارنے کا نشان، زخموں سے بہنے والا خون اور اس کے دھبّے اور دھاریاں۔ پھر آپ کے سراپا کے نقوش اس چادر میں یوں جذب ہو گئے جیسے کسی ماہر فوٹو گرافر نے تصویر اُتاری ہو۔ یہ بجھے بجھے نقوش جس پر اُنیس سو چالیس ۱۹۴۰ سال سے زائد عرصہ گذر گیا آج ترقی یافتہ فوٹو گرافی نے نمایاں کر کے دُنیا کے سامنے پیش کر دئے ہیں۔

حیران کُن امر یہ ہے کہ ہر نقش پکار پکار کر بتا رہا ہے کہ جب یروشلم کا مظلوم پیغمبر اس چادر میں رکھا گیا تو وہ بظاہر مُردہ تھا لیکن جسم میں زندگی کی چنگاری موجود تھی۔

● تازہ بہنے والے خون کی دھاریاں بزبانِ حال کہہ رہی ہیں کہ دل کا عمل جاری ہے۔ خون کا دباؤ موجود اور عروقِ بدن میں خون برابر دوڑ رہا ہے۔

● اس چادر میں جسم کے سارے نقوش منفی ہیں لیکن خون کے نشانات مُثبت۔ اس راز کا حل صرف یہی ہے کہ دل کا عمل جاری تھا اور سارے جسم میں خون پمپ ہو رہا تھا۔ تصویر منعکس ہونے کے بعد بھی تازہ خون براہِ راست کپڑے میں جذب ہوتا رہا۔ اِس لئے خون کے نشان منفی نہیں بلکہ مثبت ہیں۔

الغرض یہ چادر حوادثِ صلیب کی اتنی مکمّل تصویر ہے کہ اس کو "پانچویں انجیل" کا نام دیا گیا۔ اتنی مکمّل تفاصیل کوئی تاریخی دستاویز بھی ریکارڈ نہیں کر سکتی جتنی اِس چادر میں محفوظ ہیں۔

(۲)

اب سوال یہ ہے کہ وہ کونسا کیمیاوی عمل ہے جس کے باعث حضرت مسیح علیہ السّلام کے سراپا کا نیگیٹو تیار ہو گیا۔ سائنسدانوں نے مختلف نظریات پیش کئے اور پھر خود ہی شک کا اظہار کیا یا رد کر دئے۔

ڈاکٹر وِگ نان نے "وے پروگراف" (VAPROGRAPH) تھیوری پیش کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کفن پر جو سفوف لگائے گئے وہ پسینے کے ابخرات سے مل گئے اور وہی کیمیاوی عمل ہوا جو کیمرہ کی پلیٹ پر ہوتا ہے اِس طرح منفی عکس تیار ہو گیا۔ اپنی زندگی کے آخری حصّہ میں صاحب موصوف نے خود اِس نظریہ پر شک کا اظہار کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ابخرات اور سفوف کے امتزاج سے اتنا مکمل عکس تیار ہو جانا قرینِ قیاس بات نہیں بلکہ ناقابلِ بیان امر ہے خصوصاً چہرہ کے نقوش اتنے عمدہ ہیں کہ کسی بالائی طاقت کا ہاتھ نظر آتا ہے جو کہ اتفاقات کو کنٹرول کر رہی ہے۔ یہ کوئی معجزہ ہے؟ محض اتفاق ہے؟ یا خدا کی انگلی کی تخلیق؟ یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح اور بھی نظریات پیش کئے گئے لیکن اس عقدہ کا صحیح حل آج تک نہیں مل سکا۔

(۳)

آج ہم ایک نئے مفروضے پر غور کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السلام المسیحی فرقہ میں پڑھے۔ اس فرقہ کے حکماء جڑی بوٹیوں اور علمِ کیمیا میں اِس درجہ ماہر تھے کہ لوگ اسے معجزہ سمجھتے تھے۔ قرنِ اوّل کا مورخ لکھتا ہے:۔

"علمِ صحت الابدان میں ان کو کامل دسترس ہوتی ہے اور اس کی تدریس خاص اشتیاق سے کرتے ہیں ہمیشہ نباتات اور معدنیات کے خواص کی تحقیق کرتے رہتے ہیں اور اس علم میں ان کو وسیع مہارت ہے"۔

مفروضہ یہ ہے کہ کپڑے پر عکس منعکس کرنے کا عمل بھی ان کی دسترس میں تھا۔ اس کا منہ بولتا ثبوت یہی چادر ہے جو خاص حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے تیار کی گئی جس میں ادویات کے علاوہ ایسے سفوف لگائے گئے کہ یہ چادر کیمرہ پلیٹ کی طرح حسّاس ہو گئی۔ ایک زندہ جسم سے گرمی و ابخرات پیدا ہوتے ہیں۔ یُوریا میں ایمونیا کے بخارات ہوتے ہیں۔ ان کے ملنے سے اسی طرح عکس تیار ہو گیا جس طرح کیمرہ پلیٹ پر نقش اجاگر ہو جاتے ہیں۔

علمِ کیمیا کے ایک ماہر "لیوالا" کا خیال ہے بلکہ اسے تو اس بات پر یقین ہے کہ چادر میں جو مسالے لگائے گئے ان کی وجہ سے نیگیٹو کی طرح کفن پر تصویر منقّش ہو گئی ہے۔

اسے محض اتفاق کہا جائے یا سوچا سمجھا منصوبہ؟
یہ امر قابلِ غور ہے۔

اگر قرنِ اوّل میں اس قسم کے عکس کی اَور بھی مثالیں موجود ہوں تو یہ مفروضہ ایک نظریہ بن جاتا ہے آیئے تاریخ کے اوراق میں دیکھیں کہ اس نوع کی کوئی اَور بھی مثال موجود ہے یا نہیں۔

(۴)

تاریخ کلیسیا میں لکھا ہے کہ ایڈیسہ کے بادشاہ ایگر نے حضرت مسیح کو ایک خط لکھا اپنے ملک میں آنے کی دعوت دی اور اپنی مُردن بیماری کے لئے درخواستِ دعا کی اور اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ ایک کپڑے پر اپنی تصویر بھجوائیں۔ لکھا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنا چہرہ دھویا اور چہرے کو ایک کپڑے سے پونچھا۔ اس کپڑے میں معجزۃً شبیہ مبارک کے نقوش ہویدا ہو گئے۔ یہ تصویر قاصد کے حوالہ کر دی گئی۔ دعا و کپڑے کی برکت سے بادشاہ صحت مند ہو گیا۔ یہ کپڑا ایک مقدس یادگار کے طور پر رکھا گیا۔ ایک مدت کے بعد یہ تصویر صدر دروازہ پر منتقل ہو گئی جبکہ اس کے پیچھے دیا جلایا گیا۔

یہ واقعہ ولیم سمتھ نے اپنی مشہور ڈکشنری "کرسچین بیوگرافی" میں لکھا ہے (زیرِ لفظ ABGAR)
اِس واقعہ میں سے اگر خارق عادت اور بے سروپا حکائت کا مواد خارج کر دیا جائے تو بات بالکل سادہ ہے کہ اس زمانہ میں نقوش کی منتقلی کا علم موجود تھا۔ جس سوسائٹی میں حضرت مسیح علیہ السلام پروان چڑھے، جنکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ میں آپ نے تعلیم حاصل کی وہ ایسینی حکماء تھے نقوش منتقل کرنے کے علم میں انہیں دسترس حاصل تھی۔
اِسی علم کا کرشمہ نقوش کفن اور کپڑے کی تصویر ہے۔ ولیم سمتھ نے اسے "SOME STRANGE PHOTOGRAPHY" سے تعبیر کیا ہے۔ دراصل یہ نقوش منتقل کرنے کا علم تھا جو کہ علماء کے ایک محدود حلقہ میں متعارف تھا۔

(۵)

حضرت مسیح علیہ السلام چونکہ آیۃً لِلعٰلمین بنائے گئے اِس لئے رہتی دُنیا تک ایک ثبوت مہیا کرنا تھا کہ آپ صلیبی موت سے بچائے گئے۔ اِس مہم گیر منصوبہ کے لئے چادر میں ادویات کے علاوہ ایسے سفوف چھڑکے گئے کہ وہ حساس نیگیٹو پلیٹ بن گئی۔
تصویر کشی کے لئے ایمونیا کے بخارات کی ضرورت تھی۔ ایک صلیب پائے ہوئے زندہ جسم سے بے پناہ یُوریا کا اخراج ہوتا ہے۔ اس سے ایمونیا کے ابخرات پیدا پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ابخرات حساس نیگیٹو پلیٹ پر عکس نمایاں کرنے کا باعث ہو گئے۔
ڈاکٹر وِگ نان (VIGNON) کو اپنے ہی نظریہ پر شک اِس لئے گذرا کہ مُردہ خانوں میں لاشوں پر تحقیق ہوتی رہتی ہے۔ مُردہ جسم سے یُوریا کا اخراج اور ایمونیا کے ابخرات پیدا ہونے ممکن نہیں لیکن زندہ جسم سے ممکن بلکہ ضروری ہیں۔
اِس نئے مفروضہ کی رُو سے ایک حکیمانہ سکیم کے تحت ایک ایسی چادر تیار کی گئی جس پر شفا بخش مرہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگانے کے علاوہ ایسے سفوف چھڑکے گئے کہ وہ ایک نیگیٹو پلیٹ بن گئی۔ یہ نظریہ قرینِ قیاس اور قابلِ غور ہے۔

اگر آج سے پانچ ہزار سال قبل لاشوں کو محفوظ رکھنے کے لئے ایسے مسالے بنائے گئے کہ آج تک اُن کی گمشدہ دریافت نہیں ہو سکی تو آج سے دو ہزار سال پہلے ایسینی حکماء نقوش کو منتقل کرنے میں کیوں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے؟ جبکہ چودہ فٹ کی چادر دو ہزار سال سے عہد بعہد تاریخ کے اوراق سے گذر کر ہمارے سامنے پھیلی ہوئی موجود ہے جس میں ایک مقدّس انسان کے نقوش تیار ہیں کہ ایسینی حکماء عکس کی منتقلی میں دسترس رکھتے تھے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟

(۶)

مصر کے آثار سے قرونِ اُولیٰ کے باطنی عیسائیوں کا لٹریچر برآمد ہوا اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ۱۱۴ اقوال بھی شامل ہیں۔ بعض اقوال کے پس منظر میں عکس کشی کے متعلق کچھ اشارات ملتے ہیں۔ ایک قول ملاحظہ ہو:۔

تماثیل آدمی کے سامنے نمایاں ہوتی
ہیں اور وہ روشنی جو اِن (کی بناوٹ)
میں ہے۔ خداوند باپ کے نُور میں مضمر
ہے۔ اس کی تصویر اس کی روشنی
میں پوشیدہ ہے۔

یسوع نے کہا کہ وہ دن آتے ہیں
کہ جب تم اپنی شبیہ دیکھو گے تو تم خوش ہو گے۔ (۸۳ و ۸۴)

(THE SECRET SAYINGS OF JESUS BY R.M. GRANT P. 170)

اِس قول کا مطلب یہ ہے کہ روشنی سے انسان کا سایہ بنتا ہے۔ کیا یہ سایہ محفوظ ہو کر دیکھا جا سکتا ہے؟ اِس قول میں اس امکان کی طرف اشارہ ہے۔

الغرض ہمارے سامنے اب دو نظریے ہیں:۔

● قدرتِ خدا سے ایسے اتفاقات جمع ہو گئے کہ چادر کیمرہ پلیٹ میں بدل گئی اور اس میں بدن کا پورا فوٹو محفوظ ہو گیا۔

● ایسینی حکماء نقوش کی منتقلی کے فن سے واقف تھے۔ اس کی بعض مثالیں تاریخ میں موجود ہیں۔

حکیم نقادیمس جس نے چادر تیار کی ایک ایسینی حکیم تھا۔ اس نے علم الکیمیا سے کام لے کر چادر پر ایسے سفوف لگائے کہ وہ نیگیٹو حسّاس پلیٹ میں بدل گئی۔ اِس طرح حضرت مسیح کے سراپا کی تصویر تیار ہو گئی۔ حکیم نقادیمس کا مقصد یہ تھا کہ یہ چادر صلیبی موت سے نجات کا ایک زندہ ثبوت بن جائے۔

یہ دو نظریے ہیں اِن میں سے کوئی ایک صحیح ہو سکتا ہے۔ نقوش کی منتقلی کے علم پر گہری تحقیق کی ضرورت ہے۔ کفن پر عکس تو ۱۹۴۲ سال سے موجود ہے یہ عکس کیوں اور کس طرح پیدا ہوا؟ صرف یہ امر تحقیق طلب ہے۔

اسلام اور عیسائیت کے متعلق لٹریچر ماہنامہ تحریکِ جدید سے حاصل کریں۔

نصرت جہاں "آگے بڑھو" پروگرام کا پچیسالہ مختصر جائزہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مرسلہ مکرم سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں ربوہ)

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اللہ تعالیٰ سے علم پاکر وحی خفی سے خیر القرون قرنی ثم الّذین یلونھم ثمّ الّذین یلونھم ثم یفشو الکذب کی خبر دی تھی وہاں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اپنے ایک رُوحانی فرزندِ جلیل کے ذریعہ واقع ہونے کی خوشخبری بھی لوکان الایمان معلّقا بالثریّا لنالہ رجل اور رجال من ھٰولاء کے بابرکت الفاظ میں دے دی تھی۔

جس طرح اس صادق و مصدوق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یاتی علی النّاس زمان لایبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماءھم شر من تحت ادیم السماء منھم تبدأ الفتنہ وفیھم تعود کے مطابق مسلمانوں پر اسلامی تعلیم کو چھوڑنے کے نتیجہ میں نکبت وادبار آیا اسی طرح آپ کے فرمان ثم تکون الخلافۃ علیٰ منھاج النبوّۃ کی تصدیق میں آپ کی کامل اتباع اور ظلّیت کے رنگ میں آپؐ کے غلام حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود علیہ السلام کے ذریعہ خلافتِ روحانی کا سلسلہ قائم ہوا! اور آپ اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ مخالفینِ اسلام کے اعتراضات کے کافی وشافی جوابات مہیّا کئے گئے۔ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور دوسرا ضروری اسلامی لٹریچر شائع کیا گیا اور تبلیغِ اسلام کا ایک مستقل سلسلہ مبلّغین اور مربّیان کے ذریعہ جاری کیا گیا اور اس طرح اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا آغاز کیا گیا۔

اِن خلفاء میں سے ایک وہ خلیفہ بھی ہوا جو مہدی معہود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود ہوا اور جس کی صفات میں سے

"وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

الہامِ الٰہی میں بیان کی گئی تھیں۔

اِن صفات کے نتیجہ میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارضِ بلال کے باشندگان کی طرف خاص توجہ دی اور وہاں تبلیغِ اسلام کا جہاد شروع فرمایا۔ آپ افریقی ممالک کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"خدا نے ان افریقن ممالک کو احمدیت
کے لئے محفوظ رکھا ہوا ہے اور اسلام
کی ترقی کے ساتھ ان کا گہرا تعلق
ہے۔"

ان ممالک میں تبلیغ اسلام کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہاں کے باشندوں میں حقیقی اسلام کا تعارف اور استحکام

"نہ صرف ان لوگوں کی زندگی کا باعث
ہوگا بلکہ ساری دنیا کو زندہ کرنے
کا ذریعہ بن جائے گا۔"

(خطاب ۱۸۔ فروری ۱۹۴۵ء
مطبوعہ الفضل ۸۔ فروری ۱۹۶۱ء)

اسی اہمیت کے پیش نظر ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے نہ صرف مبلغین کا جال براعظم افریقہ میں بچھا دیا جو ان اقوام کی روحانی تشنگی کا سامان فراہم کر سکیں بلکہ ساتھ ساتھ ارض بلال کے باشندگان کو عیسائیت کے چنگل سے بچانے کے لئے سکولوں اور ڈسپنسریوں کو بھی جاری فرمایا کیونکہ دجالی اقوام ان رفاہی اداروں کے ذریعہ بھی ان اقوام کو اپنے دام تزویر میں پھنسا رہی تھیں چنانچہ خلافت ثانیہ کے زمانہ میں ہی نہ صرف متعدد پرائمری اور مڈل سکول مغربی افریقہ کے ممالک میں قائم کئے گئے بلکہ سیکنڈری سکول بھی جاری کئے گئے چنانچہ چار سیکنڈری سکول سیرالیون میں، اور ایک سیکنڈری سکول گھانا میں قیام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دور اندیشی کا ہی نتیجہ تھا۔

اسی طرح خلافت ثانیہ میں ہی نائیجیریا میں دو احمدیہ ڈسپنسریاں قائم ہو چکی تھیں۔ نیز سیرالیون میں بھی یکے بعد دیگرے دو تین ڈاکٹر بھجوائے گئے تھے۔

تاہم ۱۹۷۰ء میں جب حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے خلیفہ ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی افریقہ کا دورہ فرمایا تو آپ نے الٰہی تحریک پر ان ممالک کی طبی و تعلیمی خدمات کے لئے نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام جاری فرمایا جس کے ماتحت ایک طرف تو جماعت کو نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ایک لاکھ پونڈ یعنی پچیس لاکھ روپے دینے کا مطالبہ فرمایا تا ارض بلال کے باشندگان کی طبی و تعلیمی ضرورتوں پر خرچ کیا جا سکے اور دوسری طرف جماعت کے ڈاکٹروں اور اساتذہ کو ان ممالک میں خدمات سرانجام دینے کے لئے اپنے اوقات وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔

اتنی بڑی رقم کا مطالبہ اور اعلیٰ تعلیمیافتہ طبقہ کو اپنے اوقات وقف کرنے کی تحریک اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے اس پختہ وثوق سے کی گئی کہ آپ نے فرمایا:۔

"مجھے یہ فکر نہیں کہ یہ رقم کہاں

سے آئے گی۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ
کا منشاء ہے کہ خرچ کیا جائے تو
اللہ تعالیٰ ضرور دے گا۔ یہ رقم
بہرحال مجھے ملے گی۔ مجھے کوئی فکر
نہیں۔ مزید برآں مجھے وہاں کام
کرنے کے لئے فوری طور پر تیس
ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور
اساتذہ اس کے علاوہ ہیں۔ یہ
بھی مجھے فکر نہیں کہ رضاکار واقف
ملیں گے یا نہیں ملیں گے۔ یہ تو
اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ یہاں کام
کیا جائے جس چیز کی مجھے فکر ہے
اور آپ کو بھی ہونی چاہیئے وہ یہ
ہے کہ محض خدا کے حضور مالی قربانی
پیش کر دینا کوئی چیز نہیں جب
تک وہ مقبول نہ ہو۔ اِس واسطے
آپ بھی دعا کریں اور میں بھی دعا
کروں گا کہ یہ سعی مشکور ہو۔
خدا تعالیٰ اس حقیر سی قربانی کو
قبول فرمائے۔"

(الفضل ۲۰۔ جون ۱۹۷۰ء)

خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ کی آواز پر
لبیک کہتے ہوئے جماعت نے ایک طرف مالی قربانی
میں پچیس ۲۵ لاکھ روپے کے مطالبہ کی بجائے تریپن
لاکھ پچاس ہزار روپے دے کر صحابہ رضوان اللہ علیہم
اجمعین کی مالی قربانیوں کی یاد تازہ کر دی اور دوسری
طرف جماعت کے ڈاکٹروں اور اساتذہ نے اپنی
خدمات اپنے امام ہمام کے حضور پیش کر دیں۔
اِس مالی قربانی اور خدماتِ وقف کے
نتیجہ میں مغربی افریقہ میں طبّی اور تعلیمی سہولتیں
ارضِ بلال کے باشندگان کے لئے گذشتہ پانچ
سال کے عرصہ میں ۱۸ ہیلتھ سنٹروں اور ۱۶
سیکنڈری سکولوں کی صورت میں مہیا کی گئیں
جن میں بالترتیب بتیس ڈاکٹروں اور بیالیس
اساتذہ نے خدمات سرانجام دیں۔

اِس وقت اللہ تعالیٰ نے ایک خاص رَو
چلا دی ہے۔ لوگ احمدیت کی طرف مائل ہو
رہے ہیں۔ آپ کے لئے یہ ایک نادر موقع
ہے کہ آپ لوگوں کو احمدیت کے نقطۂ نظر
سے واقفیت بہم پہنچائیں۔ زبانی گفتگو
کے ذریعہ یا لٹریچر مہیا کر کے۔ ماہنامہ

تحریکِ جدید

بھی ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔

(منیر جنگ ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی میں جائداد

کراچی میں جائداد کی خرید و فروخت اور انتظام کرایہ کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب رجوع فرمائیں

سلطان احمد طاہر ❊ سلیمان احمد طاہر

PROPERTY LINKS

25-C COMMERCIAL AREA

DEFENCE HOUSING SOCIETY

KARACHI-4

TELEPHONS 542381-542382

434832

غلبۂ اسلام کیلئے عظیم سکیم

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعت ہائے احمدیہ بیرون کی تربیت اور اشاعتِ اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے اور غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کی مہم کا آغاز ہو چکا ہے اس عظیم منصوبہ کے اخراجات کے لئے فاتح الدین حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا اجراء فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے مخلص بندوں نے اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے بڑے اخلاص اور بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ فراخدلی سے اِس فنڈ میں وعدے لکھوائے اب ان وعدوں کی ادائیگی کا وقت ہے۔ سال کے آخر تک (جس کے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں) اپنے وعدہ کا $\frac{12}{15}$ پورا کر کے اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار

سیکرٹری

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں

نُورکاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بُوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچّوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچّوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفیدِ عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس بیس روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس روپے۔

سرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

جلسہ سالانہ کے موقع پر ہماری نئی پیش کش

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی

معرکۃ الآراء تصنیف

دیباچہ تفسیر القرآن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کتاب ایک عرصہ سے نایاب تھی۔ اس میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کے پُر معارف حقائق، انوار و برکات اور اسلام کی بے مثال، اعلیٰ اور مکمل تعلیم اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کو نہایت عمدہ پیرایہ میں دلائل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب آفسٹ طباعت کے ساتھ اعلیٰ کاغذ پر شائع کی گئی ہے۔

ھدیہ فی جلد مجلد بائیس روپے ۲۲/- صرف علاوہ محصول ڈاک

الناشر:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ گول بازار ربوہ۔ فون نمبر ۲۸۱

ماہنامہ

تحریکِ جدید

سینکڑوں کی تعداد میں غیر از جماعت دوستوں کے ہاتھوں میں جاتا ہے لیکن یہ کافی نہیں۔ کم از کم ہزاروں کی تعداد میں جانا چاہیئے۔ آپ اس سلسلہ میں کیا کوشش فرما رہے ہیں

(مینیجنگ ایڈیٹر)

تبلیغی رسالہ

ماہنامہ

الفرقان ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے"

سالانہ چندہ دس روپے (مینیجر الفرقان ربوہ)

الفضل
روزنامہ ربوہ

ہمارا آپکا اور سب کا اخبار

اِس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

ماہنامہ
خالد
ربوہ

ماہنامہ خالد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان ہے اِس میں آپ قرآنی تعلیمات، احادیث، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ارشادات، تاریخی واقعات، سیرتِ صحابہ اور بزرگانِ سلف، علماءِ جماعت کے اخلاقی، تربیتی اور علمی مضامین، ادب، سائنس، زراعت، شکاریات، سیاحت وغیرہ سے متعلق معلوماتی مضامین، شعراء جماعت اور خدام بھائیوں کا منظوم کلام، مجالس خدام الاحمدیہ کی خصوصی مساعی اور خبریں اور اہم مرکزی اعلانات پائیں گے۔

سالانہ چندہ دس روپے (مینجر)

کرشمہ حکمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خارش ہر قسم کا کامیاب علاج۔ مکمل کورس -/۴

اکسیر حافظہ

دماغی کمزوری (نسیان) کا مجرب علاج۔ کورس -/۱۰

عزیز ٹانک

اعصابی و عضلاتی کمزوری کا شافی علاج -/۴

ریچ شکن

پیٹ کی ریح اور دائمی قبض کا شرطیہ علاج -/۴

عزیز چورن

بچوں اور بڑوں کے لئے ہاضم کا مزیدار چورن ۱/۵۰

حبِّ شباب

مردانہ طاقت کی لاثانی دوا۔ ۱۰/-

سفوف مغلظ

رقّت و حدّت منی اور جریان کا حتمی علاج -/۵

تیار کردہ

دواخانہ حکیم عبد العزیز

چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ

شہزین

شہزین

شہزین

مرضِ اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ٭ ٹنڈو محمد خان ٭ گوجرانوالہ

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر
خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۰۰

کو یاد رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳